# اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتیں

مع مشقی سوالات

**ناشر:** ادارہ احیاءِ علوم القرآن والسنہ

# فہرست

# پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حسین اورخوبصورت کائنات میں اپنی مخلوق کے لئے ان گنت نعمتیں پیدا کی ہیں اور ہرنعمت کوکئی نعمتوں کا مجموعہ بنایا ہے۔قرآن مجید میں قدرے تفصیل سے ان نعمتوں کا تذکرہ مختلف مقامات پر موجود ہے،اور سورۂ رحمٰن میں تو رب کریم نے ان نعمتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد بار بار ’’فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ‘‘ (تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ) کہہ کر، انس وجن کو اپنی نعمتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہرنعمت ایسی ہے کہ ساری دنیا کے انسان اور بڑی بڑی کمپنیاں لاکھوں کروڑوں ڈالرخرچ کر کے بھی ایسی ایک نعمت تیار نہیں کر سکتے ،مثلاً کیا سارے انسان مل کر ایک آم ،ایک سیب ،ایک انار کا دانہ تیار کر سکتے ہیں؟ یا ایک حقیقی پھول یا اس کا صرف ایک پتا تیار کر سکتے ہیں؟ یا اربوں کلوسونا خرچ کر کے ایک حقیقی دل یا دماغ تیار کیا جاسکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر وہ کون سی عظیم قدرتوں والی ذات ہے، جس نے اس فانی دنیا میں نعمتوں کے اتنے انبار لگا دیئے کہ ہم گننا بھی چاہیں تو نہ گن سکیں،بس یہی سوچ اور فکر پیدا کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا گیا،اگراس میں کوئی خوبی نظر آئے تو یہ بھی اسی ذات کا فضل اور انعام ہے۔اوراگر مضمون کی ترتیب میں خامی نظر آئے اور یقیناً نظر آئے گی،اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں بے عیب ہوتی ہیں اور انسان کی بنائی اور تیار کی ہوئی چیزوں میں کوشش کے باوجود عیب رہ جاتا ہے۔اس لئے کوئی خامی نظر آئے تو اس کو میری کوتاہی سمجھئے گا اور مجھے متوجہ کر دیجئے گا۔

محمد عبدالعزیز غازی
خطیب؛لال مسجد اسلام آباد
۱۲ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نَحْمَدُهُ و نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُفَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِOبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O الرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْآنَ O خَلَقَ الْإِنسَانَO عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍO وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ O وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ O أَلَّا تَطْغَوْا فِیْ الْمِيْزَانِ Oوَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ O وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ O فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ Oوَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ O فَبِأَیِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (الرحمن: ۱تا۱۳) و قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ و قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ: وَاٰتَاكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا. (ابراهيم: ۳۴)

# قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے وجود اور قدرت کی بے حساب نشانیاں اس کائنات میں رکھی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے انسانوں پر اتنے انعامات واحسانات فرمائے ہیں کہ انسان گن نہیں سکتا۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اور خصوصاً سورۂ رحمٰن میں بہت ساری نعمتوں کو بیان فرمایا ہے، لیکن ان نشانیوں اور نعمتوں میں سب سے پہلے قرآن کی نشانی اور نعمت کو بیان کیا ہے۔ قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کے وجود، قدرت کی عظیم نشانی اور نعمت ہے۔

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا عظیم معجزہ ہے۔ اس کے تمام ارشادات معجزانہ اور پرفیکٹ ہیں۔ سارے جہاں والے مل کر اس جیسی ایک کتاب یا ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ جس چیز کو قرآن مجید نے حلال کہا وہ فائدہ مند ہے۔ آج سائنسی تحقیقات اس کو مان رہی ہیں اور جس چیز کو حرام کہا لاکھوں سائنسی تحقیقات اس کے نقصانات کو مان رہی ہیں۔ قرآن مجید کے وہ غیبی ارشادات جس میں آنے والے واقعات کی خبریں دی گئیں وہ سب خبریں سچ ثابت ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعارف کراتا ہے۔ جنت کے حسین مناظر کا تعارف کرا کے جنت میں لے جانے والے اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ جہنم کے ہولناک مناظر کو بیان کر کے جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرتوں، رفعتوں، بلندیوں کو بار بار بیان کر کے اللہ کی عظمت، رفعت اور بلندی کا یقین دل میں بٹھاتا

ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار بیان کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے عظیم احسانوں کواور انعاموں کو یاد دلاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں کو بیان کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت کا یقین دلاتا ہے۔اورر یہ وہ واحد کتاب ہے کہ جو انسان کے دل ودماغ میں اپنی جگہ بنالیتی ہے۔دنیا کی کتابوں کوالماریوں اور ریکوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔یہ کتاب انسانوں کی اعلیٰ جگہ یعنی دل ودماغ میں محفوظ ہوجاتی ہے۔اسی کتاب نے عربوں کے پست ترین دور کواعلیٰ ترین دور بنادیااور پست ترین لوگوں کودنیا کا امام بنادیا۔

جن پر حکومت کرنے کوکوئی تیار نہ ہوتا تھاان کودنیا پر حکومت کرنے والا بنادیا۔جن کے شر سے اپنے بھی محفوظ نہ تھے ۔قرآن مجید کی عظیم تعلیمات نے ان کوساری دنیا کے لئے خیر اور نفع کا باعث بنادیا۔یہی وہ عظیم کتاب ہے کہ جس کوجتنی بار پڑھا جائے لذتوں میں اضافہ ہی ہوتا ہےاوراس سے دل اکتاتا نہیں ہے۔

یہی وہ عظیم معجزانہ، پرفیکٹ ،لاریب ،لاشک کتاب ہے جو ہرانسان سےاس کے ذہن کے مطابق گفتگو کرتی ہے۔ ہرایک کواپنےعلم کے مطابق اس کتاب میں لذت حاصل ہوتی ہےاور نئے نئےفوائد ملتے ہیں۔

مختلف علوم کے ماہرین فن جب اس کا مطالعہ کرتے ہیں توان کواپنے اپنے میدانوں میں قرآن مجید میں عظیم فوائداور نکات حاصل ہوتے ہیں۔بڑے سے بڑاعلم والا ہو یاکم سے کم علم والا جوبھی قرآن کا مطالعہ کرےقرآن اس کواس کے لیول اور علم کے مطابق فائدہ دیتا ہے۔یہی وہ کتاب ہےجس کا سوبار مطالعہ کروتو ہر بار نئےعلوم اورفوائد ملتے ہیں۔اسی کتاب پرعمل کرکے انسان اللہ کا قرب حاصل کرسکتا ہےاور جنت کے اعلیٰ مقام حاصل کرسکتا ہے۔یہی وہ کتاب ہےجس کے حفظ کرنے والے کے والدین کوقیامت کے دن سورج سے زیادہ نورانی تاج پہنائے جائیں گےاور جوحافظِ قرآن یادکر کےاس پرعمل کرے گاتواسےاپنے خاندان کےدس افرادکوجنت میں لے جانے کی اجازت دی جائے گی۔

جوقرآن مجید کا حافظ بن جاتا ہے وہ کبھی پاگل نہیں ہوتا، نہ آخری عمر میں اس کا دماغ خراب ہوتا ہے۔نہ ہی حافظ قرآن کوقبر میں کیڑے کھائیں گے۔یہی وہ عظیم کتاب ہےجس پرعمل کرنے والوں کوعزتوں ،رفعتوں اور بلندیوں سےنوازا جاتا ہے،اوراس کتاب کوچھوڑ دینے والوں کوذلت کا نشان بنادیا جاتا ہے۔یہ وہ کتاب ہےجس میں انسانی زندگی کے سارے پہلوؤں کو ہراعتبار سےاجاگر کیا گیا ہے۔آج اگر دنیا میں قرآنی دستور نافذ ہوجائےتو سارےمسائل حل ہوسکتے ہیں،ساری پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں،ساری قتل وغارت گری جو ہمارے ملک میں اور پوری دنیا میں ہورہی ہےختم ہوسکتی ہے۔

قرآن مجید کا ایک حرف بغیر وضو کے زبانی پڑھا جائے تو دس نیکیاں ملتی ہیں۔باوضو پڑھا جائے تو پچیس نیکیاں ملتی ہیں۔نماز میں بیٹھ کرانسان اگرایک حرف پڑھےتو پچاس نیکیاں ملتی ہیں اوراگر کھڑے ہوکرنماز میں قرآن مجید کو پڑھا جائےتو

ایک حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔قرآن مجید اللہ رب العزت سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے۔اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس عظیم نعمت سے فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی اس نعمت سے فائدہ پہنچائیں۔قرآن مجید کی نعمت کو بیان کرنے کے لئے تو کئی کتابیں چاہئیں۔مختصر چند باتیں قرآن کی نعمت کے بارے میں عرض کر دی گئی ہیں۔اس لئے پیارے بچو ہمیں چاہئے کہ قرآن مجید سے تعلق جوڑیں اور کسی اچھے قاری سے صحیح پڑھنا سیکھیں۔کسی عالم دین سے اس کا ترجمہ اور تفسیر سیکھیں۔اپنے بچوں اور بچیوں کو حافظ عالم بنائیں اور پوری دنیا میں قرآنی علوم کی دھوم مچادیں۔

## مشقی سوالات

1۔مختصر جوابات اپنی کاپی میں لکھیں۔

ا۔کیا سارے جہاں والے مل کر بھی قرآن مجید جیسی ایک سورت بنا سکتے ہیں؟ ۲۔قرآن مجید حفظ کرنے کے آٹھ فوائد تحریر کریں؟ ۳۔قیامت کے روز باعمل حافظ قرآن کتنے آدمیوں کی سفارش کرے گا؟ ۴۔وہ کون سی کتاب ہے جس کا پڑھنے والا کبھی نہیں اکتاتا؟ ۵۔نماز میں کھڑے ہوکر قرآن پاک پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

2۔کالم اپنی کاپی میں ملایئے۔

جنت..............................دماغ

اعلیٰ..................................جہنم

دل..................................پست

نیکی..............................آخرت

دنیا...................................بدی

☆......☆......☆

## حضرت محمد ﷺ کائنات کی عظیم ترین نعمت

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے انسانوں پر عظیم احسان فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کو ہم سب کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنا کر بھیجا۔ساری انسانیت ظلم وستم، جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہی تھی، بھائی بھائی کا دشمن تھا بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، عورتوں کو کوئی حقوق حاصل نہ تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیوں میں سینکڑوں قتل ہو جاتے

تھے۔ان حالات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانیت پر عظیم احسان فرمایا کہ حضرت محمد عربی ﷺ کی عظیم ترین نعمت عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. (آل عمران: ۱٦۴)

ترجمہ: تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنوں پر عظیم احسان فرمایا کہ انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا، جو ان پر ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک صاف کرتے ہیں اور ان کو قرآن وحدیث کی باتیں سکھاتے ہیں۔اگرچہ لوگ اس سے قبل گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کائنات کے اندر ساری مخلوق پر اتنے احسانات وانعامات فرمائے ہیں کہ ہم گن نہیں سکتے۔لیکن ان سارے انعامات پر احسان کا لفظ نہیں فرمایا،صرف ایک نعمت ایسی ہے جس نعمت کے عطا کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: کہ ہم نے انسانوں پر عظیم احسان فرمایا اور وہ نعمت حضرت محمد ﷺ کی عظیم ترین نعمت ہے۔آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم صفات سے نوازا تھا۔چہرے کو ایسی چمک دی جب رات کو گھر میں تشریف لاتے تو گھر منور ہو جاتا تھا۔ جس گلی سے گزر جاتے وہ آپ کی خوشبو سے مہکتی رہتی تھی۔جس کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تو اس کا سر خوشبو سے مہک جاتا تھا۔ پسینہ آتا تھا تو ساری دنیا کی خوشبوؤں سے زیادہ اس پسینے میں خوشبو ہوتی تھی۔اخلاق تھے تو ساری کائنات میں سب سے اعلیٰ اخلاق آپ ﷺ کو حاصل تھے۔امت اور انسانیت کا درد آپ ﷺ کو سب سے زیادہ تھا۔عبادت کرتے تو اتنی عبادت کرتے کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے۔

**پیارے بچو!** حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے درد وغم میں روتے تو ہنڈیا کے کھولنے کی سی آواز آیا کرتی تھی۔پھر آپ ﷺ نے اُمی ہونے کے باوجود انسان کے پیدا ہونے سے لے کر مرتے دم تک کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس کے لئے ہدایات نہ دی ہوں۔

احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کے بعد آپ ﷺ کی احادیث معجزانہ احادیث ہیں۔جیسے قرآن جیسی کتاب کوئی نہیں لا سکتا اسی طرح آپ ﷺ کی احادیث جیسی احادیث کوئی نہیں لا سکتا۔انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تو دنیا میں اور بھی آئے لیکن ان پر نازل کی گئی کتابیں اور نبیوں کے اقوال محفوظ نہ رہ سکے،جبکہ حضور ﷺ پر نازل کی گئی کتاب قرآن مجید اور آپ ﷺ کی احادیث اور آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اور آپ ﷺ کی جسمانی صفات ہر ایک چیز محفوظ ہے۔

**پیارے بچو!** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات پرفیکٹ، لاریب، لاشک یعنی حق سچ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض آنے والی چیزوں کی خبریں دیں وہ سب ثابت ہو چکیں اور ہو رہی ہیں۔اور آج دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ یعنی آپ کی پیاری زندگی اور پیارے معمولات کے متعلق سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں تو آپ کے ارشادات اور آپ کے اسوہ حسنہ کے پرفیکٹ ہونے اور فائدہ مند ہونے کی تائید ہو رہی ہے۔ یوٹیوپ (youtube) پر اعجاز العلمی فی السنۃ لکھیں تو عرب علماء کے بہت سارے بیانات اس پر نظر آئیں گے۔ اسی طرح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس پر بہت ساری کتابیں موجود ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے پرفیکٹ ہونے کے سائنسی دلائل موجود ہیں۔

**پیارے بچو!** احادیث کی کتابوں کو لیجئے وہاں ''کتاب الوضوء'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے وضو فرمایا اور وضو کے لئے کیا ہدایات دیں ''کتاب التیمم'' نظر آئے گا کہ آپ نے تیمّم کیسے فرمایا کیا ہدایات دیں، ''کتاب الصلاۃ'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے نماز پڑھی اور نماز کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الصوم'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے روزے رکھے اور روزوں کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الحج'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے کیسے حج اور عمرہ فرمایا اور اس کے لئے کیا ہدایات دیں، ''کتاب الزکوٰۃ'' نظر آئے گا کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے لئے کیا ہدایات دیں۔ اسی طرح ''کتاب البیوع'' نظر آئے گا، جہاں تجارت کے تمام اصول، تمام ضابطے، کون سی صورتیں جائز ہیں، کون سی صورتیں ناجائز ہیں، ساری تفصیلات نظر آئیں گی۔

**پیارے بچو!** کتاب النکاح نظر آئے گی، جہاں نکاح کے تمام قواعد وضوابط اور اس کے لئے تمام ہدایات نظر آئیں گی۔ ''کتاب لحدود'' اور ''کتاب التعزیرات'' نظر آئے گی، جہاں تمام جرائم کی سزاؤں اور ان کے قواعد وضوابط نظر آئیں گے۔ کتاب الجہاد نظر آئے گا، جہاں جہاد کے تمام قواعد وضوابط اور اصول نظر آئیں گے۔ کتاب الآداب نظر آئے گا، جہاں زندگی کے تمام پہلوؤں کے سارے آداب پر بحث نظر آئے گی۔ غرض یہ کہ آپ ﷺ نے زندگی کے سارے آداب، سارے قواعد وضوابط ارشاد فرمائے اور اللہ رب العزت نے ان کو محفوظ رکھا۔

**پیارے بچو!** آپ ﷺ نے بہت سارے کام کئے مثلاً یہ کہ سرمہ لگایا تو کیسے لگایا، تیل لگایا تو کیسے لگایا، آپ ﷺ سوئے تو کیسے سوئے، آپ ﷺ نے کنگھی کی تو کیسے کی، آپ ﷺ نے ناخن کاٹے تو کیسے کاٹے، غرض یہ کہ زندگی کی ساری چیزیں، ساری ادائیں آپ ﷺ کی محفوظ کر لی گئیں۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کو قیامت تک کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ جبکہ باقی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو محدود وقت تک نبوت دے کر بھیجا گیا۔

**پیارے بچو!** آج ہم عیسائیوں اور یہودیوں سے سوال کریں کہ بتاؤ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کنگھی کیسے کی، ناخن کیسے کاٹے، تیل کیسے لگایا، نماز کیسے پڑھی، روزے کیسے رکھے، تجارت کے کیا اصول بتائے، جہاد کے کیا اصول بتائے، تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ جبکہ الحمد اللہ ہم مسلمانوں کے پاس زندگی کے سارے آداب، سارے طور طریقے، حکومت کرنے اور عدالتی نظام سے لے کر گھریلو زندگی تک کے سارے آداب، قواعد وضوابط قرآن میں اور

احادیث پاک کے عظیم ذخیروں میں موجود ہیں ۔خدارا کچھ وقت نکال کر حدیث پاک کے ان ذخیروں کا مطالعہ کیا کریں اور موتیوں کے ان سمندروں سے موتی نکال نکال کر خود بھی استفادہ کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں ۔

## مشقی سوالات

1۔مندرجہ ذیل الفاظ کے معنیٰ لکھیں۔

ا۔گھٹاٹوپ ، زندہ درگور کرنا ، مبعوث کرنا ، ہنڈیا ، اُمی

2۔جوابات تحریر کریں۔

ا۔حضور ﷺ کی آمد مبارکہ سے پہلے کی حالت کو چند سطروں میں تحریر کریں؟

۲۔آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد مختصراً بیان کریں؟

## ڈارون کا غلط نظریہ

**پیارے بچو!** ڈارون ایک سائنسدان تھا جس نے ایک غلط نظریہ قائم کیا کہ کائنات اور کائنات کی کھربوں چیزیں آہستہ آہستہ ضرورت کے تحت خود بخود بن رہی ہیں ۔ پہلے انسان بندر تھا آہستہ آہستہ ضرورت کے تحت انسان بن گیا۔ پرندوں کو اڑنا نہیں آتا تھا آہستہ آہستہ ضرورت پڑی تو انہوں نے پر نکال لئے اور اڑنا شروع کر دیا حالانکہ یہ ایک غلط نظریہ ہے۔

**پیارے بچو!** آجکل بہت سارے لوگ ڈارون کا نظریہ اور فلسفہ پڑھ کر ملحد ہو رہے ہیں یعنی اسلام اور اس کی تعلیمات سے بیزار ہو رہے ہیں ۔اور بعض لوگ تو نعوذ باللہ......اللہ تبارک وتعالیٰ کے وجود اور عظمت ،قدرت اور کاریگری کا انکار کر رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن وحدیث کی صداقت کا انکار کر رہے ہیں بلکہ بعض لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ کارٹون بنا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ڈارون کے نظریہ ارتقاء اور فلسفے کی وجہ سے ہو رہا ہے تو ہمارا سوال ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو ماننے والوں سے یہ ہے کہ اگر ضرورت کے تحت ہی چیزوں نے اپنے اندر صلاحیتیں پیدا کر لیں تو چند سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) کہ بکریوں نے ضرورت کے تحت گوشت کھانا کیوں نہ سیکھ لیا؟ (۲) شیروں نے ضرورت کے تحت گھاس کھانا کیوں نہ سیکھ لیا؟ (۳) بلیوں نے ضرورت کے تحت گھاس کھانا کیوں نہ سیکھ لیا اور ان کے سینگ کیوں نہ نکلے؟ (۴) امریکہ ، برطانیہ میں مردوں نے ضرورت کے تحت اپنے اندر بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کیوں نہ پیدا کی؟ اور انسانوں نے ضرورت کے تحت اڑنا کیوں نہ سیکھا اور ان کے پر ہزاروں سال میں کیوں نہ نکلے؟ انسانوں نے ضرورت کی خاطر ہزاروں سال میں

موت سے چھٹکارا کیوں نہ حاصل کرلیا اور پھر خصوصا معصوم بچوں کی موت کیوں واقع ہو جاتی ہے؟

انسان نے ضرورت کے تحت بڑھاپے سے کیوں نہ نجات حاصل کی ؟انسان نے ضرورت کے تحت رات کو دیکھنا اور شیر جیسی طاقت ، چیتے جیسی دوڑ کیوں نہ حاصل کی ؟اورانسان نے شیروں جیسے معدے ضرورت کے تحت کیوں نہ حاصل کر لئے ؟(۵)مرغیوں نے ضرورت کے تحت اڑنا کیوں نہیں سیکھا؟(۶)بندروں سے اگر انسان بنے تو اب یہ ارتقاء کیوں رک گیا ہے؟اب بندروں سے انسان کیوں نہیں بن رہے ہیں؟ کیا ایسے بندر ہیں جودس فیصد،بیس فیصد،تیس فیصد انسان بن چکے ہوں؟

اگر تم کہتے ہو کہ کیڑے مکوڑوں نے اڑنا سیکھ لیا تو اب کیڑے مکوڑوں میں یہ ارتقاء کیوں رک گیا ؟ایسے کیڑے مکوڑے بتاؤ جنہوں نے دس فیصد،بیس فیصد یا پچاس ساٹھ فیصد اڑنا سیکھ لیا ہو؟

اگرضرورت ہی کے تحت مخلوقات نے آہستہ آہستہ تبدیلی آتی ہے تو انسانوں نے انڈے دینا کیوں نہیں سیکھ لیا؟اوراسی طرح انسانوں نے بعض جانوروں کی طرح اندھیروں میں دیکھنے کی صلاحیت کیوں نہ حاصل کر لی ؟پرندوں کے سینگ کیوں نہیں ہوتے ؟پرندوں کے ہونٹ کیوں نہیں ہوتے ؟اوردرندوں کی چونچیں کیوں نہیں ہوتیں ؟انسانوں نے جانوروں کی طرح کے معدے کیوں نہ حاصل کر لئے کہ کچی چیزوں کو بھی ہضم کر جائیں اور ہڈیوں کو بھی ہضم کر جائیں؟ہاضمے کی دوائیں کیوں کھاتے ہیں؟انسانوں نے شیروں کی طرح طاقت کیوں نہ حاصل کر لی؟اور چیتوں کی طرح دوڑنے کی صلاحیت کیوں نہی حاصل کر لی ؟اور باز کی طرح ساڑھے تین سوکلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنا کیوں نہ سیکھ لیا؟اور گرگٹ کی طرح کی آنکھیں ہر طرف حرکت کرنے والی کیوں نہ حاصل کرلیں؟اور مچھلی کی طرح پانی میں رہنا کیوں نہ سیکھ لیا؟

ہمارے پاس تو ان سب چیزوں کا ایک جواب ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے جس چیز کو جن صلاحیتوں اور کیفیتوں کے ساتھ پیدا کیا وہ ویسے ہی ہیں ۔اسی طرح اس سوال کا جواب کیا ہے کہ کائنات میں کھربوں چیزیں ایسی ہیں کہ سارے بڑے بڑے سائنسداں مل کر ایسی چیزیں تیار نہیں کر سکتے اگر یہ خود بخود بن رہی ہیں تو جو چیز خود بخود بنتی ہے وہ تو آسان ترین ہوتی ہے لیکن یہاں سارے عقل والے ان چیزوں کے پیچیدہ ترین نظام کو سمجھنے سے قاصر کیوں ہیں؟

اسی طرح یہ سوال بھی کہ بے حساب ستاروں،سیاروں کا ایک پرفیکٹ انداز میں گھومنا کہ اسمیں سیکنڈوں کا فرق بھی نہ آئے اور محور سے ایک سینٹی میٹر دائیں بائیں نہ ہوں ایسا کیوں کر ہوا؟اگر یہ خود بخود ہے تو عقل والے ایسے نظام بنانے سے

کیوں قاصر ہیں؟ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ سب عجیب وغریب نظام خالق کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم کاریگری ہے

## تمرین

مندرجہ سوالات کے جوابات دیں۔

ڈارون کا نظریہ کیا ہے؟

کیا کائنات کی ساری چیزیں خود بخود بن گئیں ہیں؟

کیا انسان پہلے بندر تھا پھر انسان بن گیا؟



## انسانی اعضاء
## اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** جب انسان کسی دور دراز علاقے، کسی دیس کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو لوگوں سے بار بار وہاں کے حالات کے بارے میں پوچھتا ہے کہ وہ علاقہ، وہ دیس کیسا ہے وہاں کی آب و ہوا کیسی ہے؟ سردی گرمی کیسی ہے کن کن چیزوں کی ضرورت پڑے گی، پھر پوچھ پوچھ کر اپنی مکمل تیاری کرتا ہے، ضرورت کا سامان لے کر روانہ ہوتا ہے مگر راستہ میں ہی معلوم ہوتا ہے کہ فلاں چیز کی ضرورت تھی وہ ساتھ نہ لا سکا، اسی طرح جب اس دیس، اس علاقہ میں پہنچتا ہے تو کچھ دن بعد معلوم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کی شدید ضرورت تھی مگر میں نہ لا سکا اور فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہی نہ تھی بلا وجہ کا بوجھ اٹھا لایا۔

**مگر ذرا سوچئے!** جب ہم اس دنیا کے طویل ترین سفر پر روانہ ہونے والے تھے کیا ہمیں دنیا کے حالات اور یہاں کی ضروریات کے بارے میں کچھ بھی علم تھا؟ بالکل ہی نہیں، مگر ہمارے عظیم محسن، کائنات کی ہر مخلوق کے عظیم محسن ومنعم اللہ تبارک وتعالیٰ کو دنیا کی ساری مخلوقات کی ضروریات کا علم تھا اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کی چیزیں عطا فرمائیں وہاں انسانوں کو بھی ضرورت کی تمام چیزیں عطا فرمائیں اس طرح کہ کچھ چیزیں تو اس کے جسم میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ سمو دیں کہ اسے اپنے جسم میں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی چیز زائد محسوس ہوتی ہے۔

اسی طرح بہت ساری ضرورت کی چیزیں وسیع وعریض کائنات میں سمو دیں، اگر ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بھی دنیا میں نہ ہو تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے، مثلاً سارے انسانوں کے پاس عقل نہ ہو، آنکھیں نہ ہوں، زبان نہ ہو یا دنیا میں ہوا نہ ہو، پانی نہ

ہو، سورج نہ ہو، تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: وَاٰتَاکُمْ مِنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا. ترجمہ: ''اور اس نے تمہیں تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں عطا کیں، اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

## نعمتوں کی دو قسمیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں دو قسم کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک وہ نعمتیں جو ہمارے جسم میں ہیں دوسری وہ نعمتیں جو ہمارے جسم سے باہر ہیں۔

جسم انسانی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا عجیب وغریب نعمتیں رکھی ہیں، پھر ہر ہر نعمت کتنی ہی بے شمار نعمتوں کا مجموعہ ہے اس کا احاطہ اور شمار کرنا تو ہمارے بس میں نہیں۔ صرف غور وفکر پیدا کرنے کے لئے چند نعمتوں کا ذکر کیا جائے گا، اگر کچھ وقت نکال کر ان نعمتوں کے بارے میں ہم غور وفکر کرنے والے بن جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں اور قدرتوں کا یقین دل میں سما جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی جو عام فضا بن رہی ہے، اس میں کمی آجائے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ .

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر انسان ناشکرے ہیں۔

## جسم ایک نعمت

**پیارے بچو!** جسم کی نعمت ہزاروں، لاکھوں نعمتوں کا حسین مجموعہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کو بڑے پیارے انداز میں سنوارا اور بنایا ہے، ارشاد باری ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ترجمہ: ''قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی بے شک ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا۔''

یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھا کر انسان کی بناوٹ اور سجاوٹ کے حسین ہونے کی خبر دی ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَاراً وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ھُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . ترجمہ: ''اللہ تبارک وتعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے، آرام کرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا، اور تمہاری صورت بنائی پس تمہیں خوبصورت بنایا اور تمہیں پاکیزہ روزی

عطا کی پس (جس نے یہ سب نعمتیں دیں) اللہ تبارک وتعالیٰ ہیں جو رب ہے تمہارا، پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والے ہیں جو رب ہیں سارے جہانوں کے، وہی ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں پس اسی کو پکارو خالص اسی کی بندگی کرتے ہوئے، تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کے پالنے والے ہیں۔'' ایک مقام پر ارشاد باری ہے: وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ. ترجمہ: ''اور تمہارے اندر نشانیاں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔''

یہاں استفہام (سوال) امر (حکم) کے معنیٰ میں ہے کہ بنظرِ عبرت دیکھو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں ایک پانی کے قطرہ سے بنایا اور سنوارا اور کس طرح حسین اور خوبصورت جسم والا بنا دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک وقت تھا کہ ہم زمین کے ذرّات میں تھے اور پھر اس کے بعد ایک وقت آیا کہ ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں ہماری پرورش ہوئی اس تاریک مقام میں تمام اعضا اپنے اپنے مقام پر فٹ ہوئے، دل، پھیپھڑے، جگر، گردے، ناک، کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں سب کو اپنے اپنے مقام پر اس حسن اور خوبصورتی کے ساتھ جوڑا گیا کہ انسان اس کے اندر کوئی عیب نہیں نکال سکتا۔

## انسان مٹی میں

**پیارے بچو!** ذرا غور کرو تو معلوم ہوگا کہ کبھی ہم زمین کے ذرات میں گم تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی''. ترجمہ: ''وہ تمہیں خوب جانتا ہے اس وقت سے جب کہ تمہیں اٹھایا زمین سے اور جب کہ تم ماں کے پیٹ میں ضعیف اور ناتواں بچے تھے پس اپنی تعریفیں مت کرو، وہ خوب جانتا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔''

## انسان پانی کے قطرہ میں

اس کے بعد ہم غذاؤں کے ذریعے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے پانی کے قطروں میں پہنچے، پھر اس پانی سے انسانوں کی تخلیق کا ایک عجیب وغریب نیا مرحلہ شروع ہوتا ہے، ذرا غور کیجئے اور سوچیئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ، ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ، ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَکَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقاً اٰخَرَ، فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ. ترجمہ: ''بے شک ہم نے انسانوں کو بنایا مٹی کے خلاصے سے پھر ہم نے اس کو رکھا پانی کا قطرہ ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں پھر اس پانی کے قطرے سے جما ہوا خون بنایا پھر جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر گوشت کے لوتھڑے میں ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت

چڑھایا، پھر ہم نے ایک نئی صورت بنادی، پس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بڑی برکت والی ہے کہ وہ نقش ونگار بنانے والوں میں سب سے بہتر نقش ونگار بنانے والا ہے۔‘‘

## غور وفکر کا مقام

**پیارے بچو!** غور وفکر کا مقام ہے کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا وجود ہی نہ تھا، ہمیں کوئی جاننے اور پہچاننے والا ہی نہ تھا اور دنیا میں ہمارا کوئی تذکرہ ہی نہ تھا، اورتو اور ہمارے والدین کو بھی ہماری آمد سے پہلے علم نہ تھا کہ اس نام کے کسی بچے یا بچی کی ہمارے گھر میں آمد ہو گی، مگر رب کریم نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہمیں عدم سے وجود بخشا۔ ذرا اس رب رحیم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو: **هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَّذْكُوْراً اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعاً بَصِيْراً .**

ترجمہ: ’’بے شک گزرا ہے انسان پر ایسا وقت کہ وہ ایسی چیز ہی نہ تھا کہ اسے زبان پر لایا جائے (یعنی کچھ بھی نہ تھا) ہم نے انسان کو پیدا کیا دورنگی قطرہ سے پھر ہم اسے پلٹتے رہے پھر اسے سننے والا دیکھنے والا بنادیا۔‘‘

**پیارے بچو!** ہمارے عظیم محسن اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظیم احسان کرتے ہوئے ہمیں زمین کے ذرّات سے غذاؤں میں پہنچایا، پھر وہاں سے پانی کے قطرے میں پہنچایا، پانی کا وہ قطرہ جو ظاہراً انتہائی بے کار اور بے حقیقت ہے، اس پانی کے قطرے کو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک تاریک مقام پر تین اندھیرے پردوں میں جہاں نہ روشنی ہے نہ دوسرے اوزار وغیرہ۔ اس تاریک مقام میں اللہ تبارک وتعالیٰ عجیب طرح پرورش فرماتے ہیں کہ اس مقام میں انسان کے لئے غذا کا انتظام موجود ہے۔ سردی گرمی کو معتدل رکھنے کا انتظام موجود ہے، سانس لینے کا انتظام موجود ہے۔ پھر اس انتہائی نرم ونازک بچے کی پرورش غبارہ نما پردے کے اندر کی جاتی ہے تاکہ ماں کے چلنے پھرنے کام کاج وغیرہ کرنے سے جو حرکت پیدا ہوتی ہے یا خدانخواستہ ماں کہیں ٹھوکر کھا کر گر جائے تو وہ نرم ونازک بچہ باہر کے صدمات سے محفوظ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقاً مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ.** ترجمہ: ’’اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں بناتے ہیں تمہاری ماں کے پیٹ میں ایک تخلیق کے بعد دوسری تخلیق تین اندھیروں میں (یعنی ایک پیٹ دوسرا رحم تیسری جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے) ان صفات والی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے جو تمہاری پرورش کرنے والی ہے اسی کی بادشاہت ہے، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، پس (ان روشن دلائل کے باوجود) کہاں پھرے جارہے ہو۔‘‘

سوچنے کا مقام ہے کہ انسان جب کوئی باریک کام کرتا ہے تو خوب روشنی کا انتظام کرتا ہے تاکہ کام غلط نہ ہو جائے اور

مشین وغیرہ کی تاریں غلط نہ جڑ جائیں، دنیا والے کوئی چیز تیار کرتے ہیں تو روشنی میں تیار کرتے ہیں لیکن وہ عظیم قدرتوں والی ذات کون ہے جو انتہائی تاریک مقام میں ایک انتہائی بے کار چیز سے ایک حسین وخوبصورت عقل و دانش والا انسان بنا کھڑا کرتی ہے۔ پھر اپنی قدرت کاملہ سے بڑے ہی قیمتی قیمتی اعضاء خوبصورت اور حسین انداز میں اپنے اپنے مقام پر جوڑتی ہے۔ اگر ذراسا غور کرلیں گے تو کہنا پڑے گا: فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ .

## مشقی سوالات

1۔ مختصر جوابات لکھیں۔

۱۔انسان کی بناوٹ، سجاوٹ اور تخلیق کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتنی چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

۲۔اللہ رب العزت نے انسان کی تخلیق کتنے اندھیروں میں رکھ کر کی ہے؟

۳۔انسانی تخلیق کے جو مختلف مراحل قرآن نے ذکر کیے ہیں وہ تحریر بیان کریں؟

2۔خالی جگہیں پر کریں۔

۱۔جسم کی نعمت ہزاروں لاکھوں نعمتوں کا حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

۲۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۳۔رب کریم نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے وجود بخشا۔

۴۔اور تمھارے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

3۔کالم ملایئے۔

ضعیف.........................وجود

عدم.........................ناتواں

متقی.........................گوشت

خون.................. پرہیزگار

## سر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** کوئی انسان کسی گھر، دکان، بلڈنگ پر دعوی کرے کہ یہ میرا ہے اور اپنی تختی لگا دے اور اس پر عرصہ دراز گذر جائے اور کوئی دعوے دار اس گھر، دکان، بلڈنگ کا نہ آئے تو یہ گھر، دکان، بلڈنگ اسی پہلے دعوے دار کی سمجھی جائیں گی۔
ایسے ہی پیارے بچو اس کائنات میں ساری بہاروں، خوشیوں، نعمتوں اور مخلوقات کے بنانے کا دعوی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے۔ اور ہزاروں سال بیت گئے کوئی ایک دعوے دار بھی نہیں آیا کہ یہ سب چیزوں میں نے بنائی ہیں۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا دعوی ہمیں ماننا پڑے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَاٰتٰاکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْ نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا .

ترجمہ: ''اور دی اس نے تمہاری ضرورت کی وہ تمام چیزیں، جو تم نے (زبان قال یا حال سے) مانگیں اور اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

سر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے بلکہ نعمتوں کا حسین مجموعہ ہے، اس نعمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت ساری ہڈیوں سے جوڑ کر بنایا ہے، جن میں ہر ہڈی کی شکل دوسری ہڈی سے جدا ہے، پھر ان تمام ہڈیوں کو بڑے پیارے انداز میں جوڑا گیا کہ ایک خوبصورت شکل تیار ہوگئی۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ . ترجمہ: ''وہی ہے جو تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے، کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے، زبردست ہے حکمت والا ہے۔''

ایک کمپیوٹر اور موبائل ایک انجینئر کے بغیر خود بخود نہیں بن سکتا تو بے حساب مخلوقات کو انکی ضرورت کے مطابق دماغوں کا ملنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

### مشقی سوالات

۱۔ سر کی نعمت پر نوٹ لکھیے۔
۲۔ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انسان کے جسم میں سر لگا سکتا ہے؟

## عقل اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** عقل کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ خدانخواستہ یہ نعمت نہ رہے تو انسان جانوروں سے بھی

بدتر ہو جائے، ذرا غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں کتنی وسعت رکھی ہے کہ انسان علوم کا ایک بہت ہی وسیع خزانہ اس میں جمع کر لیتا ہے دنیا بھر کی مختلف چیزوں کے عکس اوران کی صورتیں اپنے اندر جمع کر لیتا ہے یہی عقل ودانش تو ہے جس پر آج دنیاوالوں کوناز ہے ہرایک اپنی عقل پرناز کرتا ہے کہ ''میری عقل، میری سمجھ یہ کہتی ہے۔''

**پیارے بچو!** ایک اندازے کے مطابق ایک انسان کے دماغ میں اربوں خلیے ہوتے ہیں جو چیزوں کواپنے اندر محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے چھوٹے سے دماغ میں اتنی وسعت رکھ دی کہ دماغ کی ریلیں رات دن چلنے کے باوجود ختم نہیں ہوتیں، پھراللہ تعالیٰ نے اس دماغ کو ہڈیوں کے ایک مضبوط خول میں بند کر دیا، اوراس کے اوپر بال اگا کرمزید حفاظت کی ترتیب قائم کر دی۔

آج دنیا میں جتنی نئی نئی ایجادات ہورہی ہیں، یہ سڑکوں پر دوڑتی گاڑیاں، یہ ہوا کے دوش پر اڑتے جہاز، یہ کمپیوٹراور قسم قسم کی عجیب وغریب مصنوعات عقل ہی کا کرشمہ تو ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی عجیب وغریب پیاری پیاری باتیں، جو دلوں کوفرحت بخشتی ہیں یہ عقل کی وجہ سے تو ہیں ورنہ بعض بچے جو پاگل یا کم عقل ہوتے ہیں کیا وہ بھی ایسی پیاری پیاری فرحت بخش باتیں کرتے ہیں؟ یاان کا ہرعمل انسانوں کوذہنی اذیت دیتا ہے؟

پھر اگر عقل نہ رہے تو سارے اعضاء ہوتے ہوئے بھی انسان کے لئے بے کار ہیں۔ کبھی سوچا ہے کہ اگر ہمارے پاس عقل نہ ہوتی تو لوگ ہمیں پاگل کہتے یا عقل کم ہوتی تو لوگ ہمیں بے وقوف کہتے ،تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے جس نے ہمیں عقل جیسی عظیم نعمت عطا فرمادی۔ جس کے ذریعے ہم فائدے والی چیزوں کو حاصل کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچ جاتے ہیں اوراس عقل ہی کی وجہ سے کوئی حافظ بنتا ہے، کوئی عالم بنتا ہے، کوئی شیخ الحدیث، کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینئر، کوئی سیاستدان اور کوئی پروفیسر، غرض یہ دنیا کے مختلف عظیم منصب اگر انسان کو حاصل ہوتے ہیں تو اسی عقل ہی کی وجہ سے۔ اگر عقل نہ رہے تو ہمیں اپنے ہی رشتہ دار اور چاہنے والے پاگل خانے میں داخل کروا آئیں۔ پھر سوچیں اور بار بار سوچیں وہ عظیم محسن ذات جس نے صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ ہمارے بیوی بچوں کو بھی عقل کی یہ عظیم نعمت دی اس نے ہم پر کتنا عظیم احسان کیا۔

**واقعہ:** راقم ایک مرتبہ جامعہ فریدیہ سے گھر جارہا تھا، سوزوکی میں دیکھا کہ ایک صاحب نے دس گیارہ سالہ بچے کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور بچہ ہاتھ چھڑانے کی پوری کوشش کررہا ہے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس بچے کے ہاتھ اتنی سختی سے کیوں پکڑے ہوئے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ اس بچے میں عقل تو ہے لیکن اس بچے کی عقل اس کی عمر کے

لحاظ سے کم ہے۔اس لئے یہ بچہ چھوٹے بچوں والی حرکتیں کرتا ہے اگر میں اس کے ہاتھ چھوڑ دوں تو یہ ابھی اپنے کپڑے پھاڑ دے گا۔کسی کے بال نوچ لے گا تو اس وقت اندازہ ہوا کہ عقل کا جسم کے ساتھ ساتھ کامل اور مکمل ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔اگر بچپن میں عقل پوری دے دی جائے تو بچے بات بات پر اعتراض کر کے والدین کو پریشان کر دیں۔اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ اس عقل کو جسم کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ پروان چڑھاتے ہیں۔

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَآ یاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ترجمہ:''یقیناً اس میں غور کرنے والوں کے لئے سمجھنے کا بہت سامان ہے۔''

## عقل کی نعمت کا شکر

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ ہم اس کے ذریعے اس کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں اور نعمتوں پر غور کریں اور یہ سوچیں کہ یہ عظیم اور حسین کائنات کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیکار پیدا فرما دی؟ ایک تھوڑی سی عقل والا انسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو کسی مقصد کے تحت کرتا ہے لیکن کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کا یہ عظیم نظام بغیر مقصد کے پیدا فرما دیا؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلاً ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ النَّارِ. ترجمہ:''اور ہم نے آسمان اور زمین اوران کے درمیان کی چیزوں کو بے کار پیدا نہیں فرمایا، یہ سوچ ہے ان لوگوں کی جو کافر ہیں پس بربادی ہے کافروں کے لئے آگ کی۔''

دوستو! خوب جان لو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بہت ہی تھوڑے سے وقت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اور بہت جلد کوچ کا نقارہ

بجے گا اور انسان آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کی طرف رواں دواں ہو جائے گا اور دنیا میں رہنے کے سارے اسباب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔پھر جن خوش بختوں نے زندگی کی اصل حقیقت کو خوب غور و فکر کے بعد جانا پہچانا ہوگا اور دنیا کی زندگی ایک قیدی کی طرح اپنے رب کی مرضی کے مطابق گزاری ہوگی تو ان کے لئے موت بھی ایک عظیم تحفہ ہوگی اور قبر باغ ثابت ہوگی پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایسے لوگ قبروں سے نکل کر جنت کی ہمیشہ ہمیشہ کی بہاروں کی طرف رواں دواں ہو جائیں گے۔

فکر دنیا تجھ کو صبح و شام ہے
اس سے غفلت ہے جو اصلی کام ہے

کچھ دنوں سہہ لے مشقت دین کی
پھر تو بس آرام ہی آرام ہے

## مشقی سوالات

1۔ مختصر جوابات لکھیں۔

ا۔انسان کے دماغ میں کتنے خلیے ہوتے ہیں؟

۲۔جس آدمی کے اندر عقل نہ ہوتو لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟

۳۔عقل کیسے پروان چڑھتی ہے؟

۴۔عقل کی نعمت کا شکر کیا ہے؟

2۔خالی جگہیں پر کریں۔

ا۔اگرانسان کے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ ہوتی تو وہ جانوروں سے۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا۔

۲۔اگر عقل کم ہوتی تو لوگ ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے۔

۳۔پس بربادی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے آگ کی۔

☆......☆......☆

## دل اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اورنعمت

**پیارے بچو!** ذرا سوچو: ایک مصنوعی دل خود بخود بن بھی نہیں سکتا اور لگ بھی نہیں سکتا تو کیا بے حساب مخلوق کو انتھک نصف صدی اور ایک صدی سے بھی زائد عرصے تک چلنے والے دل عطا کرنا اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: قُلْ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَأَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِیْلاً مَّا تَشْکُرُوْنَ.

ترجمہ: ’’آپ کہہ دیجئے وہی ہے جس نے تمہیں بنایا اور تمہارے واسطے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو۔‘‘

دل کی نعمت اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر انسانی زندگی کا مدار ہے۔انسان کی اپنی مٹھی کے برابر گوشت اور پوست کی بنی ہوئی یہ چھوٹی سی مشین ہر وقت اور ہر لمحے اپنے کام میں مشغول ہے۔اور انسان کی رگ رگ میں خون پہنچا رہی

ہے۔اور جب سے چلنا شروع ہوئی ہے سالوں پر سال بیت گئے لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی بند نہیں ہوئی۔

**ذرا غور تو کیجئے:** دنیا کی مختلف مشینیں کچھ عرصہ کے لئے مستقل چلا دی جائیں تو وہ گرم ہو کر جل جاتی ہیں، ان کے پرزے گھس جاتے ہیں اور ان کو بار بار مرمت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔لیکن ہمارے سینے میں یہ چھوٹی سی مشین جو ایک عرصہ سے چلتی ہی چلی جارہی ہے۔جس میں ہمیں کسی محنت اور کاوش کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ہم سو رہے ہیں، جاگ رہے ہیں، کام میں مصروف ہیں، مگر یہ پیاری مشین اپنے کام میں برابر لگی ہوئی ہے۔مگر ایک دن یہ پیاری مشین اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے بغیر بتلائے اچانک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجائے گی اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۔ ترجمہ:''بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر انسان ناشکرے ہیں۔''

**فائدہ:** ذرا سوچیں تو انسان کا دل اوسطاً ایک منٹ میں بہتر (۷۲) مرتبہ دھڑکتا ہے، ایک گھنٹہ میں چار ہزار تین سو بیس (۴۳۲۰) مرتبہ، اور ایک دن میں ایک لاکھ تین ہزار چھ سو اسی (۱۰۳۶۸۰) مرتبہ، اور ایک سال میں تین کروڑ اٹھہتر لاکھ تینتالیس ہزار دو سو (۳۷۸۴۳۲۰۰) مرتبہ دھڑکتا ہے۔

اندازہ کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دل کی مشینری (جو لوہے کی نہیں بلکہ نرم و نازک گوشت سے بنائی ہے) کیسی بنائی ہے کہ کئی کئی سال گزر جاتے ہیں اور دل اپنے کام میں بغیر وقفہ کے مصروف ہے، یہ کس کی قدرت کا کرشمہ ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ اٰيٰتٌ لِقَوْمٍ يُوْقِنُوْنَ. ترجمہ:''اور تمہارے پیدا کرنے میں، اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف جانور زمین میں پھیلا دیئے، اس میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے۔''

## دل کی نعمت کا شکر

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور ﷺ کی محبت کو بسا کر دیگر تمام محبتوں پر غالب کر دیا جائے اور جس نے ایسا کر دیا وہ ایمان کی چاشنی اور لذت کو دل میں محسوس کرے گا۔اور ہمیں چاہیے کہ کسی صحیح اللہ والے سے اصلاحی تعلق قائم کر کے اپنے دل کی اصلاح کرالیں۔

؎ معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں

رہے تو ساتھ صحرا میں تو گلشن کا مزہ پاؤں

یہی دل تو ہے جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ یہ ٹھیک ہوجائے تو سارے اعضاء صحیح کام کرتے ہیں اور اگر یہ دل خراب ہوجائے تو سارے اعضاء بگڑ جاتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ کسی اللہ والے سے تعلق قائم کر کے دل میں پیدا ہونے والے تمام اخلاق رذیلہ (بری صفات) مثلاً تکبر، حسد، ریاء، بغض اور بخل وغیرہ سے دل کو پاک کیا جائے اور تمام اخلاق حمیدہ (اچھی صفات) مثلاً اخلاص، تقویٰ، تواضع، وغیرہ کو دل میں پیدا کیا جائے جب دل کی دنیا آباد ہوگی تو ہر طرف بہاریں ہی بہاریں نظر آئیں گی۔

؎ دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار

دل بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہو گیا

**سوال:** کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کے علاوہ دنیا کی چیزوں سے محبت کی اجازت ہے کہ نہیں۔ انسان کے دل میں اولاد کی محبت ہوتی ہے رشتہ داروں کی محبت ہوتی ہے۔ اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

**جواب:** دنیا کی چیزوں کی محبت اور اولاد کی محبت اگر اپنے دائرے کے اندر رہے تو انتہائی مفید چیز ہے، بلکہ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اسی مال واولاد کی محبت ہی کی وجہ سے دنیا کا نظام چل رہا ہے۔ بیوی بچوں کی محبت انسان کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ سینکڑوں مشقتیں اٹھا کر روزی کمائے۔ اور ان کی پرورش کی ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دے اگر یہ محبت نہ ہو تو انسان روزی کمانے کے لئے اتنی تکلیف برداشت نہ کرے۔

**فائدہ:** ایک بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ مال کی محبت کی وجہ سے بڑی لڑائیاں جھگڑے فسادات اور قتل ہوتے ہیں۔ کاش کہ دلوں میں مال اور چیزوں کی محبت نہ ہوتی تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ چند دنوں کے بعد ایک عجیب خواب دیکھتے ہیں کہ بیوی کہہ رہی ہے کہ گھر میں آٹا ختم ہونے کو ہے اس کا کوئی انتظام کرو، بازار چل پڑے دیکھا تو آٹے وغیرہ کی سب دکانیں بند پڑی ہیں چند دن گزرے تو گھر میں آٹا بالکل ختم ہوگیا اور دکانیں اسی طرح بند ہیں آخر کار دکانداروں کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ تم دکانیں کیوں نہیں کھولتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت دل میں مال و دولت سے استغناء کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ خود ہی کھلائیں گے اس لئے دکان کھولنے کو دل نہیں چاہتا اسی طرح اور چیزوں کی گھر میں ضرورت پڑی تو ان کی دکانیں بھی اس طرح بند پائیں، ہر ایک کا کہنا یہ تھا کہ روپیہ پیسہ کما کر کیا کریں گے اب ان کو بات سمجھ میں آئی کہ مال واولاد کی محبت حد کے اندر رہے تو انتہائی مفید ہے۔ ایک مزدور، مستری جون جولائی کی گرمی میں سارا دن دھوپ

میں کام کرتا نظر آتا ہے یہ مال واولاد کی محبت ہی تو ہے جو اس کو اتنی مشقت پر آمادہ کر رہی ہے، پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت تمام محبتوں پر غالب رہے یہی مطلوب ومقصود ہے۔

دشمنوں کو عیش آب و گل دیا
دوستوں کو اپنا درد دل دیا
ان کو ساحل پر بھی طغیانی ملی
مجھ کو طوفانوں میں بھی ساحل دیا

## مشقی سوالات

1۔ مختصر جوابات لکھیں:

ا۔انسان کا دل ایک منٹ میں اوسطاً کتنی مرتبہ دھڑکتا ہے؟

۲۔ایک دن میں انسان کے دل کی دھڑکن کتنی مرتبہ ہوتی ہے؟

۳۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی دل بنا سکتا ہے؟

2۔خالی جگہیں پر کریں:

ا۔ایک گھنٹے میں انسانی دل۔۔۔۔۔۔۔۔مرتبہ دھڑکتا ہے۔

۲۔بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بڑا۔۔۔۔۔۔۔۔ہے مگر اکثر انسان۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

۳۔معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔

☆......☆......☆

## آنکھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** ایک مصنوعی آنکھ یا حقیقی آنکھ کی تصویر خود بخود نہیں بن سکتی تو انسانی آنکھ تیرہ تیرہ کروڑ کیمروں والی اور بے حساب مخلوقات کو انکی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بے حساب آنکھیں عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

ارشاد باری ہے: اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَاناً وَّ شَفَتَيْنِ. ترجمہ:’’کیا ہم نے نہیں بنائیں انسان کی دو آنکھیں اور

زبان اور دو ہونٹ؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کے چہرے کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیدا فرمایا۔ پھر اسی چہرے میں کس پیارے اور خوبصورت انداز میں دو حسین آنکھیں عنایت فرمائیں جس نے چہرے کے حسن کو چار چاند لگا دیئے۔

ایک مصنوعی آنکھ یا حقیقی آنکھ کی تصویر خود بخود نہیں بن سکتی تو انسانی آنکھ تیرہ تیرہ کروڑ کیمروں والی اور بے حساب مخلوقات کو انکی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بے حساب آنکھیں عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

**پیارے بچو!** غور کیجئے کسی کا چہرا کتنا ہی خوبصورت نقش و نگار والا کیوں نہ ہو یعنی ماتھا، گال، ناک، ٹھوڑی وغیرہ سب خوبصورت ہوں مگر آنکھوں کی جگہ گوشت سے برابر ہوتی، یا آنکھیں ہوتیں، مگر سیاہ حصہ پر کسی مرض کی وجہ سے سفیدی آجاتی، تو بتائیے کیا خوبصورتی قائم رہتی، یا ختم ہو جاتی؟ یا پھر اگر سفید حصہ چوٹ لگنے کی وجہ سے نیلا پڑ جائے تو سوچیئے آنکھیں کتنی بدنما بن جائیں گی۔ پھر آنکھیں اللہ تعالیٰ نے عجیب بنائیں کہ ان میں کروڑوں رنگ اخذ کرنے کی صلاحیت موجود ہے، ضرورت کے وقت کتنی سرعت کے ساتھ دائیں بائیں حرکت کرتی ہیں روشنی اور اندھیرے میں سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اور پھر آنکھوں کی نعمت کی بدولت انسان دفاتر اور دکانوں میں بیٹھ کر کام کرتا ہے، بڑے بڑے عہدوں صدارت، وزارت وغیرہ سے نوازا جاتا ہے ورنہ اندھے کہاں یہ کام کر سکتے ہیں اور ان کو یہ بڑے بڑے منصب کون دیتا ہے؟

**فائدہ:** کسی بھی نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ انسان علیحدہ بیٹھ کر ذہن کو تفکرات سے خالی کر کے یہ سوچے کہ اگر میرے پاس یہ نعمت نہ ہوتی تو میں کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتا مثلاً آنکھ کو لے لیجئے تھوڑی دیر آنکھیں بند کر لیجئے اور یہ سوچیئے کہ اگر میرے پاس آنکھوں کی یہ نعمت نہ ہوتی تو میں دنیا کے کتنے رنگ برنگے حسین مناظر دیکھنے سے محروم رہتا، بیوی بچوں کی شکلوں تک کا علم بھی نہ ہوتا، اور بیوی بچوں کا اچھے خوبصورت رنگ والے کپڑوں میں ہونا اور نہ ہونا برابر ہوتا، دنیا میں کہیں سیر کو جاتا تو کیاریوں میں لگے ہوئے رنگ برنگے پھول، لہلہاتے کھیت، بل کھاتی نہریں، پہاڑوں کے حسین مناظر، ان سب چیزوں کو دیکھنے سے محروم ہو جاتا۔

دوست چڑیا گھر لے جاتے تو جانوروں اور پرندوں کے رنگ کیا ہیں اور یہ کس شکل کے ہیں؟ مور کے پروں میں کیا رنگ بھرے ہوئے ہیں؟ ان سب کو دیکھنے سے محروم ہوتا اور دنیا میں محتاج کہلاتا، تو پھر جس رب کریم نے آنکھوں جیسی عظیم نعمت دے کر ہزاروں پریشانیوں سے نجات دی اور ہزاروں حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا ہے، ایسے عظیم رب کا کتنا شکر ادا کرنا چاہیے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيْدٌ. ترجمہ ''اگر تم شکر ادا کرو گے تو ہم تمہیں مزید دیں گے اور اگر تم ناشکری کرو گے تو جان لو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔

## آنکھوں کی نعمت کا شکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكىٰ لَهُمْ

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے مومنوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور یہ بات خوب پاکیزگی والی ہے ان کے واسطے۔''

آنکھوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ آنکھوں کو حرام نظر سے بچایا جائے مرد کا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جو آدمی اجنبی عورتوں کی خوبصورتی پر شہوت کی نظر ڈالے گا تو اس کی آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

## افسوس کا مقام

آج آنکھوں کا زنا عام ہو چکا ہے بلکہ اس گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جا رہا۔ افسوس کا مقام ہے کہ لوگوں نے اپنی سیکریٹریز عورتیں رکھ لی ہیں، دفاتر میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو ملازمت دے کر آنکھوں کے زنا کے مواقع عام کر دیے گئے ہیں۔ رہی سہی کسر ٹیلی ویژن، وی سی آر، اخبارات، ڈش انٹرنیٹ اور فحش لٹریچر نے پوری کر دی ہے۔

**پیارے بچو!** خوب جان لو شریعت تو غیر محرم عورتوں کے کپڑے دیکھنے سے اور ان کا تصور دل میں لانے سے روکتی ہے، تو غیر محرم عورت کو دیکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس طرح شریعت مطہرہ تو اس کی اجازت بھی نہیں دیتی کہ اجنبیہ عورت کا عکس پانی میں آتا ہو اور اس عکس کو دیکھا جائے جب کہ وہ دھندلا سا ہوتا ہے تو پھر ٹیلی ویژن میں بن سنور کر آنے والی عورتوں کو اور اخبارات میں چھپنے والی عورتوں کی تصویریں دیکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس لئے خدارا غور کیجئے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی دی ہوئی آنکھوں کے عظیم تحفے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانیوں میں استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی ناشکری ہے اور انہیں آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے آج ہم حق تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں، ذرا چند دن آنکھوں کی حفاظت کر کے دیکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ کی معرفت کا نور اپنے دل میں محسوس کریں گے۔

## مشقی سوالات

1۔مختصر جوابات لکھیں۔

ا۔انسان کے چہرے کوخوبصورت بنانے والی جن نعمتوں کا ذکر قرآن میں ہوا ہے تحریر کریں؟

۲۔اللہ تبارک وتعالی نے انسانی آنکھ میں کتنے کروڑ کیمرے لگائے ہیں؟

۳۔آنکھوں کی نعمت کا شکر کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے؟

۴۔اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے کا وبال کیا ہے؟

2۔خالی جگہیں پر کریں:

ا۔کیا ہم نے نہیں بنائیں انسان کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنکھیں۔

۲۔مومنوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیچی رکھیں اور اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی حفاظت کریں۔

3۔کالم ملائیے:

حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اندھیرا

سکڑنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہاڑ

روشنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھیلنا

دریا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خوبصورت

☆......☆......☆

## پلکیں اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** بے حساب مخلوق کو انکی ضرورت کے مطابق عجیب وغریب صفات والی پلکیں عطا کرنا اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اوروجود کی دلیل ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنکھوں کی نرم ونازک مشین کی صفائی اور حفاظت کا کیا عجیب وغریب نظام بنا دیا کہ آنکھوں کے اوپر پلکوں پر جھالر کی صورت میں خوبصورت کھڑے ہوئے بال بنا دیئے، پلکوں کے بالوں کا کھڑا ہونا بھی نعمت ہے، باقی جسم کے بال کھڑے نہیں ہوتے پلکوں کے بال کھڑے بنائے،اس طرح کھڑے بال آنکھوں کے حسن میں اضافہ

کرتے ہیں دوسرا بال کھڑے نہ ہوتے تو دیکھنے میں مشکل پیش آتی بار بار بال آنکھوں کے سامنے آجاتے، یہ پلکیں آنکھوں میں آنے والے گردوغبار کو چند لمحوں بعد پلک جھپکنے کے اندر صاف کر دیتی ہیں۔

اور پلکیں سوتے وقت آنکھوں پر چھا جاتی ہیں اس میں آنکھ کے نرم ونازک شیشے کی حفاظت اور سونے میں آسانی بھی ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی صفائی کے لئے اندر نمکین پانی رکھا جو جراثیم کش ہے اور آنکھوں کے اندر ناک کی طرف دو باریک نالیاں بنادیں ان نالیوں کے ذریعے یہ استعمال شدہ پانی ناک کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے گاڑیوں کے سامنے لگے ہوئے صفائی کے وائپر کچھ عرصہ استعمال ہونے کے بعد خراب ہوجاتے ہیں لیکن آنکھوں کے خودکار وائپر یومیہ ہزاروں مرتبہ استعمال ہونے کے باوجود خراب نہیں ہوتے آخر یہ حسین خوبصورت بناوٹ کس کی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ.

**اہم سوال:** دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنکھیں اور دیگر اعضاء جب اتنی عظیم نعمتیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جو مخلوق پر انتہائی شفقت کرنے والے ہیں اپنے بعض بندوں کو ان نعمتوں سے کیوں محروم رکھتے ہیں ان کا کیا قصور ہوتا ہے؟

**جواب:** اصل حکمتیں تو خالق حقیقی ہی جانتا ہے ایک حکمت یہ نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں مجاہدے اور امتحان کے لئے پیدا فرمایا ہے مختلف لوگوں پر مختلف قسم کے امتحانات اور آزمائشیں ڈالی جاتی ہیں جس شخص کو کسی ایک آزمائش میں مبتلاء کرتے ہیں اس پر دوسری آزمائشیں کم کردی جاتی ہیں پھر اس شخص کو آزمائش پر صبر کرنے پر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی عظیم دولت نصیب فرماتے ہیں اور دوسرے انسانوں کے لئے اس شخص کو باعث عبرت بنادیتے ہیں کہ سوچو اور فکر کرو اگر میں تمہیں آنکھ وغیرہ نہ دیتا تو کیا کرتے اس لئے میری نعمتوں پر شکر ادا کرو اور اپنی عاقبت سنوارو، اور ناشکری کرکے اپنے آپ کو عذاب کا مستحق نہ بناؤ۔

## مشقی سوالات

1۔ مختصر جوابات لکھیں۔

ا۔ کیا پلکوں کی بناوٹ اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور عظمت کی دلیل ہے؟

۲۔ پلکوں کے بالوں اور عام بالوں میں کیا فرق ہے؟

۳۔ آنکھوں کی صفائی کا طریقہ تحریر کریں؟

2۔خالی جگہیں پر کریں۔

ا۔اگر آنکھوں کے بال کھڑے نہ ہوتے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مشکل پیش آتی۔

۲۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوتے وقت آنکھوں پر چھا جاتی ہیں۔

۳۔صبر کرنے پر اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی عظیم نعمت عطا فرماتے ہیں۔

۴۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر کے اپنے آپ کو عذاب کا مستحق نہ بناؤ۔

3۔کالم ملایئے۔

نرم......................پانی

آنکھ......................دولت

نمکین......................نازک

مال......................پلکیں

## زبان اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** سارے جہاں کے ماہرین مل کر زبانوں پر سالہا سال غور کر کے ایک قسم کی زبان بھی تیار نہیں کر سکتے تو کیا بے حساب مخلوق کو انکی ضرورت اور غذاؤں کو مدنظر رکھ کر زبانیں عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَاناً وَّ شَفَتَيْنِ . ترجمہ:''کیا ہم نے انسان کے لئے نہیں بنائیں دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ۔''

زبان کی نعمت پر غور کریں، زبان کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے زبان کو اس پیارے طریقے سے بتیس چھریوں کے درمیان جوڑا ہے کہ زبان اپنا کام کرتی جاتی ہے دانت اور داڑھ اپنا کام، اور زبان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اگر یہ انسان کی بناوٹ ہوتی تو سال میں نامعلوم کتنی مرتبہ زخمی ہو جاتی مگر اس عظیم ذات کی بناوٹ ہے جو یہ کہتا ہے کہ تم میری بناوٹ میں کسی قسم کی کمی اور عیب نہیں بتلا سکتے زبان کے اندر اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بہت سی نعمتیں رکھ دی ہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْن . ترجمہ: بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

# قوت گویائی کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ترجمہ: ''اس بڑی مہربان ذات نے قرآن سکھلایا، انسان کو پیدا فرمایا، بولنا سکھلا دیا۔''

**پیارے بچو!** اللہ تعالیٰ نے گوشت پوست کی بنی ہوئی چھوٹی سی زبان میں کس طرح بولنے کی صلاحیت رکھ دی ہے اور ہر انسان کو ایک نئی آواز اور نیا ترنم عطا کیا گیا، بیوی بچوں اور دوستوں کی آواز کس طرح غمزدہ دلوں کو خوش کر دیتی ہے اسی زبان سے انسان قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب بھی کسی اچھے پڑھنے والے کی زبان سے قرآن سنتا ہے تو دل میں وجد طاری ہو جاتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ذرا سوچئے کہ ہمارے بیوی بچوں اور خاندان کی زبانوں میں قوت گویائی کس عظیم ذات نے رکھی ہے۔

آواز کی عظیم نعمت کی قدر و قیمت ذرا اس انسان سے پوچھو جو دور دراز پردیس میں وقت گزار رہا ہو اور کافی دنوں کے بعد کچھ پیسے جمع کر کے اپنے بیوی بچوں کو فون کرتا ہے تو اس سے پوچھئے کہ اس تھوڑی دیر کی آواز نے اس کے دل میں کیسی لذت اور فرحت پیدا کی، معلوم ہوا کہ بولنے اور بات کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

**پیارے بچو!** کبھی علیحدہ بیٹھ کر سوچیں اگر بات کرنے کی نعمت انسان کو حاصل نہ ہوتی تو دنیا کے کاموں میں انسان کو کتنی بڑی پریشانی کا سامنا ہوتا صبح سے شام تک گھر کے کاموں، دفاتر اور دکانوں، تعلیم گاہوں اور حکومت کے ایوانوں میں کتنی مرتبہ بولنے کی ضرورت پیش آتی ہے اگر انسانی زبان میں یہ صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کو قدم قدم پر کتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا دل میں مختلف جذبات پیدا ہوتے مگر انسان اس کے اظہار سے عاجز ہوتا بیوی بچوں اور دوستوں سے بات کرنے کے لئے بے تاب ہوتا مگر اس کی کوئی صورت نہ بن پاتی پھر تعلیم و تعلم کا وسیع میدان قوت گویائی کے بغیر کیسے صحیح چل سکتا تھا بلکہ اگر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ سے لے کر ایک چھوٹے ملازم تک ہر ایک کو اس عظیم نعمت کی اشد ضرورت ہے اور اگر یہ نعمت نہ ہو تو دنیا کا سارا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس قدرت پر بھی غور کریں کہ دنیا میں اس وقت اربوں انسان موجود ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر انسان کو علیحدہ آواز عطا فرمائی ہے۔

## مشقی سوالات

**سوال ۱۔** زبان کی نعمت پر نوٹ لکھیے۔

۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

صلاحیت، ترنم، وجد طاری ہونا، رونگٹے کھڑے ہونا، قوت گویائی، فرحت، بے تاب

سوال۲: کیا سارے جہاں کے ماہرین مل ایک مصنوعی زبان بنا سکتے ہیں؟

سوال۳: خالی جگہ پر کریں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک نئی آواز اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عطا کیا۔

۲: اسی زبان سے انسان قرآن کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتا ہے۔

۳: قوت گویائی اللہ تبارک وتعالیٰ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نعمت ہے۔

۴: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو علیحدہ آواز عطا فرمائی ہے۔

س۴: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱: آواز کی عظیم نعمت کی صحیح قدر و قیمت کون سا انسان بتا سکتا ہے؟

۲: اگر بات کرنے کی نعمت انسان کو حاصل نہ ہوتی تو کن کن مشکلات کا سامنا ہوتا وضاحت کریں۔

## قوت گویائی کا شکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ. ترجمہ: ’’(ان نعمتوں پر) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میری شکر گذاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔‘‘

اس عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ زبان سے اچھی باتیں کی جائیں مثلاً اللہ کا ذکر، قرآن کی تلاوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھے کاموں کا حکم اور بری باتوں سے روکنا مثلاً جھوٹ، گالی، غیبت، بے حیائی کی باتیں، جھوٹی گواہی اور طعنہ دینا۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَكَتَ نَجٰی: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

**اہم بات:** بزرگان دین نفس کی اصلاح کے لئے چار چیزوں کا مجاہدہ کرایا کرتے تھے۔

(۱) قلت کلام یعنی باتیں کم کرنا (۲) قلت اختلاط مع الانام یعنی لوگوں سے کم ملنا جلنا (۳) قلت منام یعنی کم سونا (۴) قلت طعام یعنی کم کھانا۔

حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جو مجدد وقت تھے انہوں نے اس زمانے کے لوگوں کے ضعف اور کمزوری کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب دو مجاہدوں کی اتنی ضرورت نہیں یعنی قلت منام اور قلت طعام کی۔ حسب ضرورت نیند کی جائے اور کھانا کھایا جائے مگر دو مجاہدوں کی اب بھی اشد ضرورت ہے یعنی قلت کلام اور قلت اختلاط مع الانام یعنی باتیں کم کرنا اور لوگوں سے کم ملنا جلنا۔ کم بولنا انسان کے لئے انتہائی مفید ہے۔ عربی کا مقولہ ہے مَنْ كَثُرَ لُغَتُہٗ كَثُرَ

غَلَطُهٗ، یعنی جس کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی ایک اور مقولہ بھی ہے کہ کم بولنا اور مسکرانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا غذاء کو چبانا۔ خاموش رہنے سے دل میں حکمت کی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض بزرگ تو فرماتے ہیں کہ اچھی باتیں بھی کم کی جائیں ورنہ ہنڈیا کی طرح کہ جب اس میں ابال آجائے تو سارا مرچ مصالحہ باہر نکل جاتا ہے اور سالن پھیکا رہ جاتا ہے اسی طرح بہت زیادہ باتیں اگر چہ اچھی ہی کیوں نہ ہوں مگر اس سے دل کی کیفیات میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طرح لوگوں سے ملنا جلنا شرعی ضرورت کے تحت ہو تو ٹھیک لیکن اس کے علاوہ بلا ضرورت ملنے جلنے سے پرہیز کیا جائے ورنہ گپ شپ کے بہانے غیبت، گالی گلوچ، فخر ومباہات کی مجلس گرم ہوجائے گی۔

ؔ لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيْدُ شَيْئاً

سِوَى الْهِذْيَانِ مِن قِيْلٍ وَقَالٍ

فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ اِلَّا

لِاَخْذِ الْعِلْمِ اَوْ اِصْلَاحِ حَالٍ

ترجمہ: ''لوگوں سے ملنا جلنا کوئی فائدہ نہ دے گا، سوائے بے کار باتوں کے، لوگوں سے ملنا جلنا کم کردے، سوائے اس کے کہ علم حاصل کرنا ہو یا اپنی اصلاح کرانی ہو۔''

## مشقی سوالات

س۱: درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔

امر بالمعروف، نہی عن المنکر، قلت منام، قلت طعام

س۲: خالی جگہیں پر کریں۔

۱: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ..................... نَجٰی .

۲: مَنْ كَثُرَ لُغَتُهٗ ............................ غَلَطُهٗ .

۳: خاموش رہنے سے دل میں ـــــــــــــــــــــــ کی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔

۴: بلا ضرورت ملنے جلنے سے ـــــــــــــــــــــــ کیا جائے۔

۵: اب دو مجاہدوں کی اتنی ضرورت نہیں یعنی ـــــــــــــــــــــــ اور ـــــــــــــــــــــــ کی۔

۶: کم بولنا انسان کے لئے انتہائی ـــــــــــــــــــــــ ہے۔

س۳: جمع کے واحد تحریر کریں۔

مجاہدوں، حکمتیں، غلطیاں، کیفیات، ضرورتیں

س۴:: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: قوت گویائی کا ہم کیسے شکر ادا کر سکتے ہیں؟

۲: بزرگان دین نفس کی اصلاح کے لئے کن چار چیزوں کا مجاہدہ کرایا کرتے تھے؟

۳: موجودہ وقت میں کونسے دو مجاہدوں کی ضرورت ہے۔ اور کونسے دو مجاہدوں کی ضرورت نہیں۔ اور کیوں نہیں ہے؟ واضح کریں؟

## ذائقہ کی نعمت

**پیارے بچو!** زبان میں دوسری نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذائقہ کی رکھی ہے۔ انسان پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس گوشت پوست کی زبان میں مختلف ذائقوں کو حاصل کرنے کی عجیب وغریب صلاحیت رکھ دیتے ہیں اور اس میں انسان کی کسی کاوش اور محنت کو دخل نہیں خدانخواستہ زبان میں قوت ذائقہ نہ رہے تو انسان کے لئے مزے دار سے مزے دار کھانے، قسم قسم کے پھل، قسما قسم کی سبزیاں کھانا اور گھاس پھوس کا کھانا برابر ہو جائے اور انسان کی زندگی بے مزہ اور پھیکی ہو جائے، ذرا سوچیئے تو سہی اگر یہ قوت ذائقہ ہمارے پاس نہ ہوتی تو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی گئی کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے میں محرومی ہوتی اور انسانی زندگی ہی بے کیف ہو جاتی۔

**فائدہ:** سائنسدانوں نے انتہائی کوشش کی کہ ایسی مشین ایجاد کریں جو ذائقہ بتا سکے لیکن اس ترقی یافتہ دور میں بھی وہ ایسا نہ کر سکے اور ایسی ایک مشین بھی تیار نہ کر سکے۔ تو غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کتنی قدرت والے ہیں کہ اس نے اربوں انسانوں اور کھربوں دیگر مخلوقات کو ذائقہ حاصل کرنے والی مشینیں یعنی زبانیں عطا فرمائیں۔

## مشقی سوالات

س۱: درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔

کاوش، محرومی، بے کیف

س۲: درج ذیل الفاظ کے جملے تحریر کریں۔

گوشت پوست، عجیب وغریب، خدانخواستہ، ایجاد، سائنسدان، ترقی یافتہ۔

س۳: مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہیں پر کریں۔

ا: زبان میں دوسری نعمت اللہ تبارک وتعالی نے۔۔۔۔۔۔۔۔کی رکھی ہے۔

۲: سائنسدانوں نے انتہائی کوشش کی کہ ایسی مشین ایجاد کریں جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بتا سکے۔

س۴: واحد کے جمع لکھیں۔

ذائقہ، محرومی، مشین، محنت

س۵: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

ا: زبان میں دوسری کون سی نعمت رکھی گئی ہے؟

۲: اگر قوت ذائقہ نہ ہوتو اسکا انسان کو کیا نقصان ہوگا؟

## ذائقہ کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** ذائقہ کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ اپنی زبانوں کو حرام ذائقوں سے بچایا جائے اور جب بھی کوئی چیز کھائیں تو سوچیں کہ اس کو کس نے پیدا کیا، اور ہر چیز کھانے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

**فائدہ:** بزرگ فرماتے ہیں کہ جتنی لذتیں، راحتیں اور سکون ہیں ان کو جنت کی لذتوں، راحتوں اور سکون کا ادنی نمونہ سمجھو اور دنیا میں جتنی پریشانیاں اور تکالیف ہیں ان کو جہنّم کی تکالیف اور پریشانیوں کا ادنی نمونہ سمجھو، پس دنیا میں جب لذت، راحت اور سکون ہوتو سوچا کریں کہ اس بیکار اور بے حقیقت دنیا کی لذتیں اور راحتیں ایسی فرحت بخش ہیں تو جنّت کی راحتیں اور لذتیں کیسی ہوں گی، اور دنیا میں تکالیف اور پریشانیاں سامنے آئیں تو غور کریں کہ جہنّم کی تکالیف کیسی ہوں گی۔

غرض یہ کہ جب دنیا میں کوئی پھل کھائیں تو سوچیں کہ جنّت کے پھل کیسے ہوں گے۔ دنیا میں بیوی پر نظر پڑے تو سوچیں کہ جنّت کی بیوی کیسی ہوگی، دنیا کے سبزہ زاروں اور گلستانوں میں جائیں تو سوچیں کہ جنّت کے سبزہ زار اور گلستان کیسے ہوں گے۔

دنیا میں کسی اچھے قرآن پڑھنے والے کی تلاوت قرآن سنیں تو سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس نے ساری کائنات کو حسین آوازیں عنایت فرمائیں اس ذات اقدس کی اپنی آواز کیسی ہوگی اور وہ وقت کتنا وجد آفریں ہوگا جب اہل جنّت کائنات

کے خالق و مالک یعنی رب ذوالجلال سے تلاوت سن رہے ہوں گے اور یہ کہ دنیا کی تکالیف جب سامنے آئیں تو سوچیں کہ جہنّم کی تکالیف کیسی ہوں گی۔ دنیا کے سانپ اور بچھو جو کسی کو کاٹ لیں تو کیسے تڑپتا ہے تو سوچیں کہ جہنم کے سانپ اور بچھو جو اونٹ اور خچر کے برابر ہوں گے اور جو ایک مرتبہ ڈس لیں تو چالیس سال تک انسان تڑپتا رہے گا، ایسے سانپ اور بچھو جب ہر لمحے ڈھسا کریں گے تو انسان کی کیفیت کیا ہوگی۔

**پیارے بچو!** دنیا کی آگ کی تھوڑی سی لپٹ انسان کو لگ جائے اور جسم کا کچھ حصّہ جل جائے تو کتنی جلن ہوتی ہے تو سوچیں کہ وہ منظر کتنا ہولناک اور تکلیف دہ ہوگا جب دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز آگ میں انسان کا جسم جلے گا اور کوئی ہمدردی کرنے والا بھی نہ ہوگا اور مرہم رکھنے والا بھی نہ ہوگا، دنیا میں تھوڑی سی گرمی بڑھ جائے اور ہوا بند ہو جائے تو طبیعت کتنی پریشان اور بے چین ہو جاتی ہے یا چند راتیں نیند نہ آئے تو ساری کروفر نکل جاتی ہے تو سوچیے جہنّم جو آگ کا ایک لاوا ہے جہاں نیند و آرام کا نام ونشان نہ ہوگا خدانخواستہ میں اور میرے بیوی بچے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنّم میں جا پہنچے تو وہاں وقت کیسے گزرے گا۔ بلکہ جہنّم تو بہت سخت چیز ہے، میں تو یہ سوچتا ہوں کہ وہاں انسان کو صرف گردہ یا داڑھ کا درد پچاس سال یا سو سال یا ہزار سال کیلئے دے دیا جائے تو انسان کیلئے کتنی تکلیف دہ صورت بن جائے گی۔

## مشقی سوالات

س ا: درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔

عنایت، وجدآفریں، فرحت بخش، کروفر

س۲: الفاظ کے جملے بنائیں۔

گلستان، سبزہ زار، ہولناک، خچر، بے حقیقت

س۳: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

شکر، حرام، لذت، سکون، جہنم، حسین

س۴: مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہیں پر کریں۔

ا: جہنم کے سانپ اور بچھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔کے برابر ہوں گے۔

۲: اپنی زبان کو۔۔۔۔۔۔۔۔ذائقوں سے بچایا جائے۔

۳: دنیا میں کوئی پھل کھائیں تو سوچیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے پھل کیسے ہوں گے۔

۴: دنیا کے۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔ جو کسی کو کاٹ لیں تو انسان کیسے تڑپتا ہے۔

۵: جہنم کے سانپ ایک مرتبہ کاٹ لیں تو انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سال تک تڑپتا رہے گا۔

س۵: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: ذائقہ کی نعمت کا شکر کیسے ادا کرنا چاہئے؟

۲: بزرگ فرماتے ہیں کہ دنیا کی لذت کو جنت کی لذت اور دنیا کی تکلیف کو جہنم کی تکلیف کا ادنی نمونہ سمجھو اس بات کی مثالوں سے مختصرا وضاحت کریں۔



## ہونٹ اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** کسی کا ہونٹ اللہ نہ کرے کٹ کر ضائع ہوجائے تو کیا مصنوعی ہونٹ یا پلاسٹک سرجری کے ذریعے جسم کے کسی حصے کو کاٹ کر ہونٹ کی سرجری خود بخود ہوسکتی ہے تو کیا بے حساب مخلوق کو انکی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر ہونٹ عطا کرنا اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَ لِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ. ترجمہ: ''کیا ہم نے انسان کیلئے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس مقام پر ہونٹوں کی نعمت کا ذکر کیا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی خوبصورت دو ہونٹ عنایت فرمائے ہیں ان ہونٹوں کی وجہ سے انسان پانی پیتا ہے، کھانا کھانے میں آسانی ہوتی ہے، بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے کھانا کھاتے وقت ذرا سوچا کریں اگر ہونٹوں کی نعمت نہ ہوتی تو کھانا کھانے اور پانی پینے میں کتنی مشکل پیش آتی اور بات کرتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں ہونٹوں کی نعمت سے محروم ہوتا تو بات کرنے میں مجھے کتنی دقت کا سامنا ہوتا۔ پس وہ ذات کتنی عظیم محسن ذات ہے جس نے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو ہونٹ عطا فرمائے اور پھر چونکہ ہونٹ چہرے پر تھے ان کو خوبصورت بنایا خدانخواستہ یہ ہونٹ جانوروں کی طرح موٹے ہوتے تو انسان کتنا برا اور بدنما معلوم ہوتا اور اگر ہونٹوں پر مونچھوں کی طرح بال ہوتے تو کھانا کھاتے وقت کتنی پریشانی اور مشکل پیش آتی اور بات کرتے وقت کتنی دقت ہوتی اور اگر ہمارے ہونٹوں کی جگہ پر پرندوں کے منہ کی طرح ہڈی وغیرہ قسم کی کوئی چیز ہوتی تو انسان بچوں وغیرہ کو پیار کرنے کی لذت سے

محروم رہتا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہونٹوں کو ان تمام عیوب سے بچاتے ہوئے کتنے خوبصورت انداز میں تخلیق کیا ذرا اوپر نیچے کے ہونٹوں کو دیکھئے کہ اس کے دونوں جانب کس طرح برابر بنائے گئے کہ ذرہ برابر بھی فرق نہیں پس یہ کس عظیم محسن کی کاری گری ہے۔

لَقَدخَلَقْنَاالْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ. ترجمہ: ''تحقیق ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں پیدا کیا''۔

## مشقی سوالات

س ا: الفاظ کے معنی لکھیں۔

تخلیق، عیب، کاری گری، دقت

س ۲: درج ذیل خالی جگہیں پر کریں۔

ا: انسان کو اللہ تعالی نے بہت خوبصورت ۔۔۔۔۔۔۔عنایت فرمائے ہیں۔

۲: اوپر نیچے کے ہونٹوں کو دیکھیں کہ اسکے دونوں جانب کس طرح۔۔۔۔۔۔بنائے گئے ہیں۔

س ۳: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

ا: قرآن پاک کی کس آیت میں ہونٹوں کی نعمت کا ذکر ہے؟ اس کا ترجمہ لکھیں۔

۲: ہونٹوں سے ہمیں کون کون سی سہولیات حاصل ہوتی ہیں؟

۳: اگر ہونٹوں کی نعمت نہ ہوتی تو ہمیں کن کن مشکلات کا سامنا ہوتا؟

۴: کیا ساری دنیا کے سائنسدان مل کر ایک ہونٹ بنا سکتے ہیں؟

## ہونٹوں کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے ہونٹوں کی عظیم نعمت کو حرام لذتوں سے بچائیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، قرآن کی تلاوت، اچھی باتوں کی تلقین اور بری باتوں سے روکنے میں استعمال کریں اور ان ہونٹوں کو حرام باتوں سے بچائیں

مثلاً غیبت، جھوٹ، گالی وغیرہ وغیرہ۔

**واقعہ:** ایک بہت ہی مخلص دوست کے گھر جانا ہوا تو دیکھا کہ ان کے بچے کا ایک ہونٹ ایک جانب سے پیدائشی طور پر کٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کو بہت پریشانی کا سامنا تھا اور کہہ رہے تھے کہ یہ بچہ والدہ کا دودھ نہیں پی سکتا دودھ لینے میں اس کو انتہائی مشکل پیش آتی ہے۔ اسی طرح پانی پینے میں مشکل پیش آتی ہے تو غور کیجئے اگر کسی کا ہونٹ پیدائشی طور پر خدانخواستہ نہ ہوتو کھانا کھانے، پانی پینے اور بات کرنے میں کتنی مشکل کا سامنا ہو۔

## مشقی سوالات

س ا: ہونٹوں کی نعمت کا کیسے شکرادا کیا جائے۔ نوٹ لکھیں؟



## دانت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** ایک مصنوعی دانت اور ڈاڑھ خود بخود نہ تو بن سکتے ہیں اور نہ ہی مسوڑھوں پر فٹ ہوسکتا ہے تو کیا بے حساب مخلوق کو انکی ضرورت کے مطابق دانت اور ڈاڑھ عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کائنات ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جانداروں کو صرف پیدا ہی نہیں کیا بلکہ پیدائش کے بعد زندگی گزارنے کے طریقے اور اس کیلئے مناسب اعضاء عطا فرمادیے۔

ارشاد باری ہے: قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی. ترجمہ: ”حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے (فرعون سے) کہا: میرا رب وہ ہے، جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کردی پھر راہ بتلا دی۔“

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو صورت دینے کے بعد اس کو رہنے سہنے اور غذا حاصل کرنے کا طریقہ بتلا دیا انسان جب شکم مادر میں تھا تو انتہائی نرم ونازک، ضعیف اور کمزور تھا اور اس وقت اس کا منہ وغیرہ بھی ابھی نہیں بنا تھا تو ناف کے ذریعے غذا کا انتظام فرمایا، جب دنیا میں آیا تو اس کا معدہ ابھی انتہائی کمزور تھا جو سخت چیزوں کو قبول نہ کرسکتا تھا تو نرم وگرم شیریں غذا دودھ کی صورت میں ماں کے سینے سے عطا فرمائی۔

اب بڑا ہونے لگا اور صرف دودھ پر اس کا گزارہ مشکل ہونے لگا تو اسے ٹھوس غذاؤں کی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے موتیوں جیسے سفید خوبصورت دانت اور ڈاڑھیں نصیب فرمائیں اور سامنے کے دانتوں کو تیز رکھا تاکہ چیزوں کو کاٹ سکیں اور دائیں بائیں مضبوط قسم کے ڈاڑھیں رکھیں جو غذا کو پیس کر رکھ دیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کریں بچپن میں

دانت وغیرہ کا نہ ہونا بڑی نعمت ہے ورنہ ماں دودھ پلانے سے عاجز آتی اور بچہ غذا سے محروم رہتا جب بڑا ہوا تو مختلف غذاؤں کے کھانے کی ضرورت پیش آئی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دانتوں کی عظیم نعمت عطا فرمائی اور دانتوں کو انتہائی خوبصورت بنایا۔

ذرا سوچو تو سہی اگر دانتوں کی جگہ ایک چوڑی ہڈی بنا دی جاتی تو کیا خوبصورتی ہوتی؟ یا ڈاڑھوں کو سامنے رکھتے اور سامنے والے دانتوں کو دائیں بائیں تو کیا خوبصورتی ہوتی؟ اور چیزوں کو چبانے میں کتنی مشکل پیش آتی پس اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت بناوٹ اور سجاوٹ کے ساتھ موتیوں جیسے بتیس (۳۲) دانت پیدا کر کے ایک بہت بڑی ضرورت کو بھی پورا کر دیا اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کر دیا۔ **فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن**

اور پھر دانت اور ڈاڑھ صرف غذا ہی کی ضرورت کو پورا نہیں کرتے بلکہ ان کی وجہ سے انسان کو بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ ایک نوجوان کو دیکھا اس کے گال اندر کو دھنسے ہوئے ہیں تو اس نے بتایا کہ مجھے کسی مرض کی وجہ سے اپنے ڈاڑھ نکلوانے پڑے جس کی وجہ سے گال اندر کو دھنس گئے ہیں۔ ذرا سوچیں تو اگر دانتوں کی نعمت نہ ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، قسم قسم کی سخت غذاؤں سے کیسے ہم لطف اندوز ہو سکتے؟ اگر باقی دانت ہوتے مگر ڈاڑھ نہ ہوتے یا ڈاڑھ ہوتے مگر باقی دانت نہ ہوتے یا ان کی ترتیب موجودہ ترتیب کے برعکس ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، یا دانت تو ہوتے مگر کیلوں اور پیچوں سے کسے گئے ہوتے یا دانت تو ہوتے مگر ان میں مضبوطی نہ ہوتی یا دانت تو ہوتے مگر دانتوں کی ہڈی پر موجود خوبصورت انیمل نہ ہوتا اور دانتوں کی ہڈی کھردری ہوتی تو زبان اور ہونٹوں کا کیا حال بنتا۔

یا یہ سوچیں کہ اگر دانتوں کا رنگ سفید آبدار نہ ہوتا بلکہ دانت کالے، پیلے، نیلے یا سبز رنگ کے ہوتے، کوئی رنگ سوچ لیں اس رنگ کے دانت ہوتے تو کیا خوبصورت ہوتے؟ پھر بتایئے وہ کون عظیم خالق ہے جس نے دانتوں کو تمام عیبوں سے پاک پیدا کیا۔

**فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن**

پس دانتوں کی اس عظیم نعمت کا شکر بجالائیں اور ہر وقت ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کریں۔

**مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ وَ کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیۡمًا.**

ترجمہ: ’’اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ بڑی قدر کرنے والے خوب جاننے والے ہیں‘‘۔

## مشقی سوالات

س۱: انسان کے منہ میں کتنے دانت ہوتے ہیں؟

س۲: تمام مخلوق کو دانت اور ڈاڑھیں کس نے عطا کیں؟

س۳: ہونٹوں کی نعمت پر مختصر مضمون لکھیں۔



## مسکراہٹ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** انسانوں کو مسکراہٹ کی نعمت سے لطف اندوز ہونے کے لئے مسکرانے کی صلاحیت دینا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم. ترجمہ: ہم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانی زندگی کو لطف وراحت سے بھرنے کیلئے کیسی کیسی عجیب وغریب نعمتیں پیدا کی ہیں، انسان میں تھوڑا سا بھی غور وفکر کا مادہ موجود ہو تو ان نعمتوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت وعظمت کو اپنے دل میں بڑھا سکتا ہے، ان نعمتوں میں سے چہرے کی مسکراہٹ کی نعمت بھی ہے، زندگی کی گوناگوں مصروفیات میں تھکے انسان جب مسکرا کر ملتے ہیں تو دلوں میں فرحت اور تھکاوٹ میں کمی محسوس کرتے ہیں، حدیث میں آتا ہے:

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلَقٍ. ترجمہ: ”نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (مسکراتے چہرے) سے ملو۔“

اس لئے ہمیں چاہیے کہ جب مسلمان بھائیوں سے ملیں تو مسکراتے چہرے سے ملیں، شوہر جب باہر سے تھک ہار کر گھر میں داخل ہو تو بیوی کو چاہئے کہ شوہر کا مسکرا کر استقبال کرے، اسی طرح بیوی چونکہ گھر کے کام کاج کر کے اور بچوں کے ناز نخرے برداشت کر کے تھک چکی ہوتی ہے، اس لئے شوہر کو چاہیے کہ وہ گھر میں داخل ہو تو مسکراتے ہوئے داخل ہو۔

**واقعہ:** ایک بچے کے بارے میں سنا ہے کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے غدود نہیں اس لئے وہ بچہ مسکرا نہیں سکتا، اس کا خوش ہونا یا خوش نہ ہونا برابر نظر آتا ہے۔

**فائدہ:** حدیث میں ہے کہ زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے اس لئے زیادہ ہنسنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ اماں

جان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی بھی قہقہہ مار کر نہیں ہنسے ہاں آپ تبسم بہت فرماتے تھے۔

## مسکراہٹ کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** مسکراہٹ بیوی بچوں، شوہر اور مسلمان حقیقی بہن بھائیوں کیلئے ہے۔ مردوں کا اجنبی عورتوں سے اور عورتوں کا اجنبی مردوں سے مسکرا کر بات کرنا اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب اور غصے کو دعوت دیتا ہے اس سے قطعی طور پر بچیں۔

**فائدہ:** شریعت میں محرم وہ لوگ ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے مثلاً باپ، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ یا ماں، بہن، خالہ، پھوپھی، وغیرہ یہ وہ محارم ہیں جن کا آپس میں نکاح ہمیشہ حرام ہے، اس کے علاوہ وہ مرد اور عورت جن کا آپس میں نکاح جائز ہے وہ محارم نہیں ہیں ان سے شرعی پردہ کرنا شریعت کا حکم ہے، مثلاً عورتوں میں پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد بہنیں ان سب زادیوں سے نکاح جائز ہے ان سے شرعی پردہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا اپنے پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد بھائیوں، ان سب زادوں سے شرعی پردہ ہے، ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

## مشقی سوالات

س ا: کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے ملائیں۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| عجیب | نخرے |
| غور | عظمت |
| ناز | غریب |

س ۲: خالی جگہ پُر کریں۔

ا: ہمیں چاہئے کہ جب مسلمان بھائیوں سے ملیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔ چہرے سے ملیں۔

۲: زیادہ ہنسا دلوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کر دیتا ہے۔

۳: اماں جان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کبھی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مار کر نہیں ہنسے۔

س ۳: سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

س ا: مسکرانے کا ہمیں کا فائدہ ہوتا ہے؟

س ۲: زیادہ ہنسنے سے کیا ہوتا ہے؟

س ۳: حدیث مبارکہ میں ہنسنے کے بارے میں کیا ذکر ہے؟

س ۲: مسکراہٹ کی نعمت کا کس طرح شکر ادا کرنا چاہئے؟

س ۳: محرم سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کون لوگ ہیں؟

س ۴: غیر محرم کسے کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں؟



## ہاتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** ایک مصنوعی ہاتھ خود بخود نہیں بن سکتا تو ہاتھوں کی انگلیاں، کہنیاں اور ان کے دائیں بائیں ہر جانب حرکت کرنے کا نظام اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَاِنْ

تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْ ھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۔ ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے بیشک انسان تحقیق بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔

**پیارے بچو!** ہاتھوں کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، ذرا سوچیے انسانوں کو گھروں، دکانوں، کارخانوں، کھیتوں وغیرہ میں کام کاج کرنے، کھانے پینے، لکھنے پڑھنے اور دیگر سینکڑوں ضرورتوں میں ہاتھوں کی کتنی ضرورت پیش آتی ہے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں ایسی لچک رکھ دی کہ انسان ان کو بڑی تیزی کے ساتھ دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف حرکت دیتا ہے اور انسان کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پھر ہتھیلیوں کے گوشت کو عام گوشت کی نسبت سخت بنایا گیا ورنہ دن بھر کے کام کاج میں جلد زخمی ہو جاتی اور ہتھیلیوں کو چوڑا بنایا تا کہ ضرورت کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر ایک برتن بنالیا جائے اور اس سے انسان پانی پینے کا کام لے سکے۔ اور اس ہاتھ کو جب بند کر لیا جائے تو مکّے کی صورت میں انسان کیلئے ایک طاقتور ہتھیار بن جائے اور اگر کہیں گرنے لگے تو فوراً ہاتھوں کے ذریعے اپنے جسم اور چہرے کو بچالے۔

فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ ؟

## مشقی سوالات

س۱: جمع کے واحد بنائیے۔

گھروں، دکانوں، کارخانوں، کھیتوں، سینکڑوں، ہتھیلوں

س۲: کالم ''الف'' کالم ''ب'' سے ملائیں۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| کھانا | ہتھیار |
| لکھنا | پڑھنا |
| طاقتور | پینا |

س۱: ہاتھوں سے ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں؟



## ہاتھوں کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** ہاتھوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ ان کو اچھے کاموں میں لگایا جائے، حلال روزی کمانے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور دکھی انسانیت کی خدمت میں لگایا جائے اور ان ہاتھوں کو حرام کاموں سے بچایا جائے، مثلاً کسی پر ظلم کرنا، کسی کا حق مارنا، کسی کی چیز چرالینا۔

حدیث میں آتا ہے: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ .

ترجمہ: ''(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

**واقعہ:** راقم ایک دن جامعہ میں تھا۔ حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک پروفیسر ملنے آئے جن کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے قریب سے کٹے ہوئے تھے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک دن گھر میں بجلی کا کوئی کام کرنے لگا تو سخت قسم کا کرنٹ لگا جس سے دونوں ہاتھ ضائع ہو گئے وہ بیٹھ کر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کر رہے تھے اور میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ وضو کیسے کرتے ہوں گے اور طہارت وغیرہ کی ضرورت کیسے پوری کرتے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ترجمہ: پس تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

### مشقی سوالات

س۱: ہاتھوں کی نعمت کا شکر ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

س۲: حدیث کے مطابق کامل مسلمان کون ہے؟



## انگلیاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۔ ترجمہ: ''ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جوڑ مضبوط کر دیے۔''

**پیارے بچو!** انگلیوں کی سجاوٹ اور بناوٹ پر غور کریں کہ یہ کتنی خوبصورت بنائی گئی ہیں، ان میں کتنے جوڑ رکھ دیے تا کہ چیزوں کو پکڑنے، کام کاج کرنے اور لکھنے میں آسانی ہو، پھر ترتیب پر غور کریں چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا سامنے رکھ دیا، اس ترتیب میں کام کرنے میں کتنی آسانی ہوتی ہے، سوچیئے تو! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان انگلیوں کو کتنا خوبصورت بنا دیا

کیسی خوبصورت ترتیب رکھی، یہ ہمارے بیوی بچوں کی خوبصورت انگلیاں کس نے بنائیں؟ عورتیں ان انگلیوں پر اور ہاتھ کی خوبصورت ہتھیلی پر مہندی سے پھول وغیرہ بنا کر اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کو کتنا خوبصورت بنا لیتی ہیں۔ تو خدارا ذرا غور کریں اور سوچیں اگر ہاتھ ہوتے اور انگلیاں نہ ہوتیں یا انگلیاں ہوتیں مگر انگوٹھا نہ بنایا جاتا تو چیزوں کے پکڑنے اور لکھنے میں کتنی مشکل پیش آتی، اور ہاتھ کتنا بدصورت معلوم ہوتا۔

اس عظیم قدرت والی ذات کی بناوٹ پر غور کریں کہ اس کے علاوہ انگلیوں کی کوئی ترتیب ذہن میں آتی ہے جو بناوٹ اور سجاوٹ میں اس سے بہتر ہو اور خوبصورتی میں اس سے زیادہ ہو۔

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡن .

## مشقی سوالات

س۱: انگلیاں ایک عظیم نعمت ہیں۔ وضاحت کریں؟

س۲: اگر انگلیاں نہ ہوں تو کیا کیا مشکلات درپیش ہوں؟



## ناخن اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** ناخن بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں یہ پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں اور انہی ناخنوں کی بدولت باریک چیزوں کو پکڑنے اور اٹھانے میں آسانی ہوتی ہے اور لکھتے وقت پین وغیرہ کو پکڑنے میں آسانی ہوتی ہے اور اگر کہیں کھجلی کی ضرورت ہو تو ناخن کے ذریعہ انسان آرام سے کھجا لیتا ہے اور کانٹا وغیرہ چبھ جائے تو دو ناخنوں کو ملا کر انسان کانٹا آرام سے نکال لیتا ہے۔

پھر ناخن چونکہ زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے خراب ہوتے رہتے ہیں، اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اس طرح بنا دیا کہ یہ بڑھتے رہتے ہیں جو حصّہ استعمال ہو کر خراب ہو جاتا ہے آگے بڑھنے پر کاٹ دیا جاتا ہے، اگر ناخنوں کی نعمت نہ ہوتی تو ہاتھ پاؤں بدصورت معلوم ہوتے اور زیادہ کام کرنے کی وجہ سے انگلیوں کے آخر میں روڑے پڑ جاتے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک نعمت یہ ہے کہ ان ناخنوں کو بے حس رکھا تاکہ بڑھ جانے پر جب کاٹے جائیں تو تکلیف نہ ہو۔

فَبِأَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان؟

## ناخنوں کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** بے حساب مخلوق کو انکی ضرورت کے مطابق عجیب وغریب صفات والے ناخن عطا کرنا اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور وجود کی دلیل ہے۔ ناخنوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ ان کو سنّت کے مطابق کاٹا جائے آج کل جانوروں کی طرح بڑے بڑے ناخن رکھنے کا غیر شرعی رواج چل نکلا ہے یہ ناخنوں کی نعمت کی ناشکری ہے، ایسے ہی بعض عورتیں ناخن پالش لگا لیتی ہیں جس سے وضو نہیں ہوتا اور اپنی نمازوں کو برباد کردیتی ہیں۔

**واقعہ:** حضرت علیؓ کے پاس ایک غریب شخص آیا اور اپنی غربت کا رونا رونے لگا اور کچھ ناشکری کے الفاظ کہے تو حضرت علیؓ نے اسے سمجھانے کیلئے پوچھا، اے اللہ کے بندے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے دو آنکھیں دی ہیں اگر کوئی کہے ان آنکھوں کی قیمت لگا لو اور آنکھیں مجھے فروخت کردو تو ایک لاکھ ایک کروڑ ایک ارب کتنی قیمت میں فروخت کرو گے، وہ کسی قیمت پر راضی نہ ہوا اسی طرح چند اعضاء کا پوچھنے کے بعد فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے اربوں کھربوں کے قیمتی اعضاء عطا کئے پھر بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔

**فائدہ:** دنیا کی چیزوں کو ہم محنت کر کے حاصل کرتے ہیں اس لئے ان کی قدر وقیمت دل میں ہوتی ہے لیکن دنیا کی چیزوں سے کہیں زیادہ قیمتی اعضاء چونکہ ہمیں بن مانگے اور بغیر محنت کے مل گئے اس لئے ان کی قدر نہیں کرتے ہاں ان کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب خدانخواستہ کسی حادثہ وغیرہ کی صورت میں وہ عضو ناکارہ ہو جائے۔

فَبِأَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان.

## مشقی سوالات

س ۱ : ناخنوں کی نعمت کا شکرادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

س۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک شخص سے مکالمہ ذکر کریں؟

س۳: ناخنوں سے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟

س۴: ناخن نہ ہوں تو اسکا کیا نقصان ہوگا؟

س۵: ناخن کے بے حس ہونے کا کیا فائدہ ہے

# پاؤں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَاٰتٰكُمْ مِنْ كُلِّ مَاسَأَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا.

ترجمہ: ''اوراس نے تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں عطا کیں اگر تم اللہ کی نعمتوں کوشمار کرنا چاہوتو شمار نہیں کر سکتے۔''

**پیارے بچو!** ہمارے خالق و مالک اور تمام جہاں کے خالق اور مالک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پاؤں کی عظیم نعمت عطا فرمائی، زندگی کی گونا گوں مصروفیات میں ان کی کتنی ضرورت پیش آتی ہے، پاؤں کی بناوٹ اس طرح رکھی کہ اوپر کو لہے کے حصّہ پر گوشت زیادہ رکھا گیا اور پاؤں کے آخر میں انگلیوں کو رکھ کر چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے میں کتنی آسانی پیدا کر دی گئی، کبھی سوچا ہے کہ پاؤں کتنی بڑی نعمت ہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے بن مانگے اور ہماری بغیر کسی محنت کے یہ عظیم نعمت ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کو عطا فرما کر کتنا بڑا احسان کیا، ذرا سوچیں اگر یہ دو پاؤں کی نعمت ہمارے اور ہمارے بیوی بچوں کے پاس نہ ہوتی تو کیا ہم مصنوعی پاؤں لگا کر اس آرام اور راحت سے چل پھر یا بھاگ دوڑ سکتے اور گھروں دوکانوں کھیتوں اور کارخانوں کے کام کر سکتے ؟ اور اگر پاؤں تو ہوتے مگر انگلیاں نہ ہوتیں تو انسان کو چلنے پھرنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔

**فائدہ:** آج ترقی کا دور ہے اور انسان چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے اور دنیا کی مختلف چیزیں بنا کر اس پر بہت نازاں ہے لیکن غور کریں کہ اگر ایک شخص کے ہاتھ یا پاؤں کسی حادثہ میں ضائع ہو جائیں اور اسے مصنوعی ہاتھ یا پاؤں بنا کر لگا دیا جائے، اب ذرا سوچیں کہ اصلی ہاتھ اور مصنوعی ہاتھ، اصلی پاؤں اور مصنوعی پاؤں میں کتنا فرق ہے؟ جو کام اصلی ہاتھ یا اصلی پاؤں سے آرام سے ہوتے تھے کیا وہ مصنوعی ہاتھ اور پاؤں سے بھی اس طرح ہو سکتے ہیں؟ پھر وہ کون عظیم محسن ہے جس نے ہمیں عجیب و غریب اعضاء بن مانگے عطا کر دیے اور ہر ایک عضو ایسا بنایا کہ پوری دنیا اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: ''پس کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس کے برابر ہوگا جو پیدا نہیں کرتا اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

## مشقی سوالات

س ا: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

خالق، پاؤں، گوشت، اٹھنا، راحت

س ۲: الفاظ کے جملے بنایئے؟

مصروفیات، مصنوع، بھاگ دوڑ، ترقی یافتہ

س ۳: سوالوں کے جوابات تحریر کریں؟

س ا: پاؤں کی بناوٹ ذکر کریں؟

س ۲: اگر پاؤں نہ ہوتے تو ہمیں کیا کیا مشکلات ہوتیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔



## پاؤں کی نعمت کا شکر

**پیارے بچو!** پاؤں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ پاؤں اللہ تبارک تعالیٰ کے احکامات کی طرف تو خوب بڑھنے والے ہوں مثلاً نماز کی طرف، دعوت وتبلیغ اور جہاد وغیرہ وغیرہ اور اللہ تبارک تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو برے کاموں کی طرف بڑھنے سے روکا جائے: وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. ترجمہ: ''اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ غنی ہے تعریفوں والا ہے۔''

**واقعہ:** ہمارے ایک دوست ڈاکٹر ہیں ایک حادثہ میں ان کی ایک ٹانگ اور ایک بازو ضائع ہو گئے، ان کو مصنوعی ٹانگ لگا دی گئی ایک سفر میں ہم ساتھ تھے تو ایک مقام پر تھوڑی سی چڑھائی آ گئی تو وہ دوست بہت آرام آرام سے چلنے لگے، مگر پھر بھی وہ مصنوعی ٹانگ جو لکڑی کے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی اکھڑ گئی ان کو سہارا دے کر رہائش گاہ پر لانا پڑا اور ٹانگ جڑوانے کی فکر کی مگر وہاں کوئی آدمی بھی جوڑنے والا نہ مل سکا سارے سفر میں ان کو پریشانی رہی، یہ دیکھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمت پاؤں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوگیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو کتنا مضبوط بنایا ہے کہ انسان پہاڑوں میں دوڑتا اور ورزش کرتا نظر آتا ہے مگر اس کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ذرا سوچئے کیا مصنوعی پاؤں لگا کر صبح کو ورزش ہو سکتی ہے اور دنیا کی سینکڑوں مصروفیات میں مصنوعی پاؤں اتنا کام دے سکتے ہیں جو حقیقی پاؤں دیتے ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان

## مشقی سوالات

س۱: الفاظ کے جملے بنائیں؟

احکامات ،دعوت وتبلیغ، جہاد، حادثہ، سفر، مقام، اکھڑنا

س۲: پاؤں کی نعمت کا کیسے شکرادا کیا جائے؟

س۳: مصنوعی پاؤں اصلی پاؤں کی جگہ نہیں لے سکتا واقعہ سے واضح کریں؟



## انسان کے بال اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** مصنوعی بال خود بخود نہ تو بن سکتے ہیں نہ ہی لگ سکتے ہیں تو ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بے حساب قسم کے بال عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟ اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ. ترجمہ: ''اور ہم نے انسان کو اچھے نقش ونگار پر پیدا کیا۔''

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو حسین بنایا اس لئے ہر وہ چیز جو اس کے اندر حسن پیدا کرتی تھی وہ انسان کو عطا کردی، بالوں کو دیکھ لیجئے کہ یہ انسان کے حسن میں کتنا اضافہ کرتے ہیں، عورتوں اور مردوں کے سر کے بال کتنے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں جہاں بال خوبصورتی اور فائدہ دیتے تھے وہاں عطا کردیے اور جہاں بال بدصورتی اور نقصان کی صورت پیدا کرتے تھے وہاں نہیں دیے، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

مثلاً سر کے بال خوبصورت اور بھلے معلوم ہوتے ہیں عطا کردیے ماتھے پر بال ہوتے تو بدصورت معلوم ہوتے اس لیے نہ دیے ابرو پر بال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں عطا کردیے، پلکوں کے اوپر بال بدصورت معلوم ہوتے ہیں اس لئے نہ دیے پلکوں کے کناروں پر اچھے معلوم ہوتے ہیں اس لئے وہاں عطا فرمادیے بلکہ انسان کو چونکہ دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اُن کو کھڑا بنادیا۔ اس سے آنکھوں کے حسن میں بھی اضافہ کردیا اور دیکھنے میں بھی آسانی پیدا کردی، پھر مونچھوں پر مردوں کو بال اچھے لگتے تھے اس لیے عطا کردیے اس کے ساتھ ہی ہونٹ تھے اگر ہونٹوں پر بال دے دیے جاتے تو کتنے بدصورت معلوم ہوتے، پھر اگر کٹواتا تب بھی مشکل ہوتی اور اگر رکھتا تب بھی مشکل ہوتی، اور ہونٹوں کے بال انسان کی زندگی اجیرن کردیتے، بات کرنا مشکل، بلکہ کوئی چیز کھانا بھی مشکل ہوجاتا، اس لیے اس عظیم محسن نے ہونٹوں پر بال نہ دے کر عظیم احسان کیا، داڑھی

مردوں کی خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور انکی مردانگی اور رعب میں اضافہ کرتی ہے اس لیے مردوں کو عطا کر دی لیکن عورتوں کو چونکہ بنایا ہی نرم ونازک ہے اس لیے ان کیلئے داڑھی کا نہ ہونا ہی خوبصورتی تھی اسلئے عورتوں کو داڑھی نہ دی۔

پھر ناک اور کان کے اندر بالوں کا ہونا فائدہ مند تھا اس لئے ان میں بال رکھ دیے، منہ کے اندر بالوں کا ہونا انسان کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا اس لیے منہ کو بالوں سے محفوظ رکھا، جسم پر چھوٹے چھوٹے بال بھلے معلوم ہوتے ہیں وہاں رکھ دیے، لیکن ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں بالوں کا ہونا انسان کیلئے مشکل پیدا کر دیتا اس لیے وہاں بال عطا نہیں فرمائے، اور پھر بالوں کو بے حس بنایا تاکہ کاٹنے میں تکلیف نہ ہو۔ یہ ساری کاریگری کس کی ہے؟ ذرا علیحدہ بیٹھ کر سوچیں اور خوب سوچیں، چنانچہ کہنا پڑے گا: فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْن ـ

حدیث میں آنحضورؐ نے فرمایا، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ذریعہ اور عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعہ مزین کیا۔ جیسے عورت کے سر پر بال نہ رہیں گنجی ہو جائے تو اس کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے اس طرح مرد کی داڑھی نہ رہے تو اس کی خوبصورتی اور رعب ماند پڑ جاتا ہے، مگر افسوس آج مسلمان غیر مسلموں کی اندھی تقلید میں اپنی فطرت مسخ کر رہے ہیں اس لیے ان کو خوبصورتی کی چیز بدصورت نظر آتی ہے، افسوس آج عورتوں نے اپنی خوبصورتی کی چیز لمبے بالوں کو اور مردوں نے اپنی خوبصورتی کی چیز داڑھی کو (نعوذ باللہ) عیب شمار کر لیا ہے۔

**فائدہ:** ایک جگہ چند ناک کٹے بیٹھے تھے ان کے پاس ایک سالم ناک والا بھی آ نکلا تو ناک کٹے کہنے لگے ارے نکو آ گیا۔ عیب والوں کو جس کی ناک صحیح تھی اس میں عیب نظر آنے لگا، بالکل اسی طرح آجکل جو سراپا خوبصورتی تھی اس کو عیب شمار کیا جانے لگا اور جو عیب ہے اس کو خوبصورتی۔

## بالوں کی نعمت کا شکر

بالوں کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ جن بالوں کو شریعت نے کاٹنے کا حکم دیا ہے انکو کاٹا جائے، مثلاً بغل کے بال، زیر ناف بال، مونچھوں کے بال۔ اور جن کو کاٹنے سے منع کر دیا ہے ان کے کاٹنے سے بچا جائے داڑھی کے بال ایک مشت کے برابر ہونے سے پہلے کاٹنا، اسی طرح عورتوں کیلئے سر کے بال چھوٹے کرنا ناجائز اور حرام ہے اسی طرح مردوں کو چاہیے کہ سر کے بالوں میں انگریزوں کی مشابہت کرنے سے بچیں اور سنّت کے مطابق بال رکھیں۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُ هُمُ الْكَافِرُوْنَ. ترجمہ: ’’ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو جانتے ہیں پھر ان کا انکار کرتے ہیں اکثر لوگ ان میں کفر کرنے والے۔

**سوال:** آج کل عورتیں بھنویں باریک کرتی ہیں اسی طرح چہرے اور ہاتھوں وغیرہ کے بال صاف کراتی ہیں جسے تھریڈنگ کہا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ صورتیں ناجائز اور حرام ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فطری حسن کو مسخ کرنے والے کام ہیں۔

## مشقی سوالات

س ۱: مندرجہ ذیل جملوں میں سے جو درست ہے اس پر ''صحیح'' کا اور جو غلط ہے اس پر '' غلط '' کا نشان لگائیں۔

۱: بال انسان کی بدصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

۲: عورتوں اور مردوں کے سر کے بال بہت خوب صورت معلوم ہوتے ہیں۔

۳: ہونٹوں پر بال ہونا انسان کے آسانی کا باعث ہے۔

س۲: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

حسن، نقصان، کنارہ، کھڑا ہونا ، اضافہ، مشکل، داڑھی

س۳: الفاظ کے جملے اس طرح بنائیں کہ ان کے معانی بھی واضح ہو جائیں۔

مسخ، تقلید، گنجا ہونا، ماند پڑنا، نک کٹے

س۴: الفاظ کے معنی لکھیں۔

مسخ کرنا، تقلید کرنا، مزین کرنا، ماند پڑنا، سراپا

س ۵: سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

س ۱: کس جگہ بال بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اور کس جگہ برے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

س ۲: آج کل خوبصورتی عیب شمار ہونے لگی ہے۔ مثال سے واضح کریں؟



## ہڈیاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کی مضبوطی کیلئے جسم کے اندر ہڈیوں کا ایک خوبصورت اور مضبوط جال بچھا دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے جسم میں دوسو سے زیادہ ہڈیاں رکھیں، پھر ان کو آپس میں بڑے پیارے انداز میں اس طرح جوڑ دیا کہ ان کے درمیان نہ کوئی پیچ ہے نہ ہی کیل، پھر ان جوڑوں میں ایک لیس دار سفید پانی رکھ دیا تا کہ ہڈیاں آپس میں رگڑ نہ کھائیں پھر

جوڑ اتنے مضبوط رکھے کہ چالیس پچاس سال تک استعمال کے بعد بھی گھستے نہیں اور نہ ہی ان کے اندر اکثر خرابی آتی ہے۔ پس ہڈیوں کو یوں سمجھیں جیسے عمارت کے اندر لوہا اور سریا، کہ اس کے ذریعے عمارت بہت مستحکم رہتی ہے۔

ذرا غور کریں اگر ہڈیاں نہ ہوتیں تو انسان بے کار گوشت کا لوتھڑا ہوتا اور انتہائی کمزور ہوتا، یا اگر سارے جسم کی ہڈی ایک ہوتی تو کتنی مشکل پیش آتی، پھر اگر ان ہڈیوں کے سرے نوک دار ہوتے تو کتنی پریشانی ہوتی، یا دو جوڑ کمزور ہوتے کہ زیادہ کام کرنے پر اپنی جگہ سے نکل جاتے تو کتنی پریشانی ہوتی، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: نَحْنُ خَلَقْنَا هُمْ وَشَدَدْنَا اَسْرَهُمْ .

ترجمہ: ''ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ مضبوط بنا دیے۔''

پھر ریڑھ کی ہڈی پر غور کریں جو بہت ساری ہڈیوں کو ملا کر بنائی گئی کہ ایک خوبصورت زنجیر بن گئی، اگر یہ اس طرح نہ ہوتی بلکہ اس کی جگہ سیدھی ایک ہڈی ہوتی تو حرکت کرنا کتنا مشکل ہوتا، پس اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بغیر پیچوں اور کیلوں کے ہڈیوں کو آپس میں پیارے اور مستحکم انداز میں جوڑ دیا کہ انسان کو زندگی کے ہزاروں مشاغل میں کام کاج کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور دوڑنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحسَنُ الْخَالِقِیْن

## مشقی سوالات

س ۱: الفاظ کے معنی لکھیں۔

مستحکم، لوتھڑا، مشاغل

س۲: واحد کے جمع لکھیں۔

کیل، پیچ، مشغلہ، زنجیر، ہزار

س۳: سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

س۱: انسانی جسم میں کتنی ہڈیاں ہیں؟

س۲: ہڈیوں میں لیس دار پانی کیا کام کرتا ہے؟

س۳: ہڈیوں کو کس طرح جوڑا گیا ہے؟

س۴: ہڈیاں ہمارے جسم میں عمارت کی مانند ہیں۔ تفصیل سے بیان کریں؟

☆......☆......☆

## ہڈیوں کا جڑنا نعمت

انسان کی ہڈی اور گوشت کا ٹوٹنے اور کٹ جانے کے بعد خود بخود جڑنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو جوڑنے کا فطری نظام بنا دیا، صرف دونوں ہڈیوں کو ملا کر باندھ دیں اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے خود جڑ جاتی ہیں، اس طرح گوشت کہیں سے کٹ جائے تو دونوں حصوں کو ملا کر باندھ دیں تو کچھ دنوں بعد خود بخود جڑ جاتے ہیں، یہ کاریگری کس کی ہے؟ درخت کی ٹہنی یا تنا ٹوٹ جائے پوری کوشش کر کے دیکھ لیں لیکن جوڑنے کی صورت نہیں بنتی پھر ہڈیوں اور گوشت کو آپس میں جوڑنے کا نظام کس نے بنایا؟ ذرا سوچیں اگر ہڈیاں ٹوٹ تو جاتیں مگر جڑنے کا نظام نہ ہوتا، گوشت کٹ تو جاتا مگر جڑنے کا فطری نظام نہ ہوتا تو کتنی مشکل ہوتی؟

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ.

## پٹھوں کی نعمت

**پیارے بچو!** انسانوں اور حیوانات کو انکی جسمانی ضرورت کو مدنظر رکھ کر عضلات عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل ہے۔ پٹھوں کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اس نعمت کے ذریعے انسان اپنے اعضاء ہاتھ پاؤں کو حرکت دیتا ہے۔ اگر پٹھے نہ ہوتے تو انسان کیلئے اعضاء کو حرکت دینا مشکل ہو جاتا۔

## رگوں کی نعمت

**پیارے بچو!** بے حساب مخلوقات کے جسم میں پچھتر ہزار میل خون کی لائنیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل ہے ۔انسان کو ہر وقت اور ہر لحہ خون اور آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے، اس کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے اندر رگوں کا عجیب و غریب جال بچھا دیا، پھر صاف خون پہنچانے کے لیے الگ رگیں اور استعمال شدہ خون کو دل میں پہنچانے کے لیے الگ رگیں بنائیں۔ پیغام رسانی کی رگیں علیحدہ ہیں جو دماغ سے احکامات پورے جسم میں بھیج رہی ہیں، اور اسی طرح جسم سے دماغ کو۔

### مشقی سوالات

رگوں کی نعمت پر نوٹ لکھیں؟

س ا: پٹھوں کی نعمت پر نوٹ لکھیں؟



## پھیپھڑے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** کسی کا پھیپھڑا بیماری سے ضائع ہوجائے کیا سائنسدان مل کر ایک پھیپھڑا بنا سکتے ہیں؟ تو کیا حساب قسم کے پھیپھڑے مختلف سائزوں، کیفیات والے عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے سانس لینے کے لیے پھیپھڑوں کی نعمت نصیب فرمائی۔انہیں پھیپھڑوں کے ذریعے دل اور پورے جسم میں آکسیجن مہیا کی جاتی ہے، پھر سانس لینے میں خودکار ترتیب رکھ دی، اس میں انسان کو کوئی مشقت یا محنت نہیں کرنی پڑتی، انسان سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے یا کام میں مصروف ہے ہر حال میں یہ نظام جاری ہے۔ایک انسان دن میں پندرہ ہزار سے زائد مرتبہ سانس لیتا ہے، ہر سانس اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے، سانس اندر جانا ایک نعمت اور باہر نکلنا دوسری نعمت، سانس اندر نہ جائے تب بھی موت اور اندر جا کر باہر نہ نکل سکے تب بھی موت واقع ہوجائے گی۔

پھر غور کیجئے کہ سانس کا یہ خودکار طریقہ اگر نہ ہوتا بلکہ انسان کو سانس کھینچنا پڑتا سانس اندر لے جاتا پھر باہر نکالتا یہ طریقہ رات دن کرنا پڑتا تو ہزاروں مرتبہ یہ عمل دہرانے سے کتنی مشکل پیش آتی۔تو سوچیے سانس کا یہ خودکار طریقہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے، پھر یہ بھی غور کریں کہ گلے میں سانس اور غذا کی نالیاں قریب قریب ہیں اگر ہمارے ذمہ ہوتا کہ کوشش کریں کہ غذا سانس کی نالی میں نہ جائے ورنہ تمہاری موت واقع ہوجائے گی تو ہمارے لئے کتنی مشکل ہوجاتی، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوبصورت نظام پر غور کریں سانس، سانس کی نالی میں اور غذا، غذا کی نالی میں خود بخود جاتی رہتی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن۔

## مشقی سوالات

س۱: الفاظ معنی لکھیں۔

مہیا، خودکار، ترتیب، مشقت، نظام، مصروف، خوبصورت

س۲: الفاظ متضاد لکھیں۔

دن، محنت، نصیب، جاری، قریب، اندر، مشکل

س۳: الفاظ کے جملے بنائیں۔

سانس، پھیپھڑے، جاری ہونا، نعمت، واقع ہونا، نظام، مشکل پیش آنا

س۴: خالی جگہ پُر کریں۔

۱: اللہ تعالی نے سانس لینے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی نعمت نصیب فرمائی۔

۲: پھیپھڑوں کے ذریعے دل اور پورے جسم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہیا کی جاتی ہے۔

۳: سانس لینے میں انسان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں کرنی پڑتی۔

۴: چاہے انسان سو رہا ہو یا جاگ رہا ہو ہر حال میں یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

۵: ایک انسان دن میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے زائد مرتبہ سانس لیتا ہے۔

س۵: سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

س۱: پھیپھڑے انسان کے جسم میں کیا کام کرتے ہیں؟

س۲پ: پھیپھڑوں کا نظام انسان کے جسم میں ایک خودکار نعمت ہے۔مثال سے واضح کریں؟

س۳: اگر سانس کا نظام انسان کے ذمے ہوتو کیا نقصانات پیش آئیں گے۔مثال سے واضح کریں؟

☆......☆......☆

## معدہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** سارے جہاں کے سائنسدان مل کر ایک مصنوعی معدہ تیار نہیں کر سکتے تو کیا بے حساب مخلوق کو بے حساب معدے انکی ضرورت کے مطابق عطا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

**پیارے بچو!** معدہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ ہم قسما قسم کی نرم اور سخت غذائیں کھاتے رہتے ہیں اور معدہ کی بھٹی ان کو گلا کر ہضم کر دیتی ہے۔ پھر یہاں سے زائد از ضرورت غذا فضلہ کی صورت میں نیچے منتقل ہو جاتی ہے، اور غذا کا جوہر جزو بدن بن کر خون میں شامل ہو جاتا ہے، ذرا سوچئے کہ ہم مختلف غذائیں کھا کر بے غم ہو جاتے ہیں اور سو بھی جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی گوشت پوست کی یہ عظیم مشینری سخت سے سخت غذاؤں کو آرام سے ہضم کر دیتی ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن.

معدے کی اس عظیم نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب یہ خراب ہو جائے اور غذا ہضم کرنا چھوڑ دے اور انسان زود ہضم چیزیں بھی ہضم نہ کر سکے اس لیے اس نعمت کا بھی خوب شکر ادا کریں۔

### مشقی سوالات

س۱: الفاظ کے معنی لکھیں۔

قسما قسم، زائد از ضرورت، فضلہ، منتقل، جزو بدن، زود ہضم

س۲: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

نرم، مختلف، بے غم، آرام، ہضم، خراب، شکر

س۳: واحد کے جمع لکھیں۔

نعمت، قسم، غذاء، صورت، معدہ

س۴: الفاظ کے جملے بنائیں۔

معدہ، عظیم نعمت، گوشت پوست، مشینری، ہضم

س۵: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) معدہ اللہ رب العزت کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نعمت ہے۔

(۲) ہم قسما قسم کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غذائیں کھاتے ہیں۔

(۳) زائد از ضرورت غذا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی صورت میں نیچے منتقل ہو جاتی ہے۔

(۴) معدہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو گلا کر۔۔۔۔۔۔۔کر دیتی ہے۔

(۵) معدے کی عظیم نعمت کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت ہوتا ہے جب یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جائے اور غذاء ہضم کرنا چھوڑ دے۔

س ۶: سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) معدہ انسان کے جسم میں کیا کام کرتا ہے؟

(۲) معدے کے فوائد بیان کریں؟

(۳) اس کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے کہ معدہ ایک عظیم نعت ہے؟

☆......☆......☆

## گردے اللہ تبارک وتعالیٰ عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** ایک ڈائلائسز کی مشین خود بخود تیار نہیں ہو سکتی تو بے حساب مخلوق کو ان کی ضرورتوں کے مطابق مختلف سائزوں کے گردے عطا کرنا اور انسانی گردوں میں دس دس لاکھ چھلنیوں کا ہونا اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور وجود کی دلیل نہیں؟

**پیارے بچو!** گردوں کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاکھوں چھلنیاں لگائی ہیں، گردوں کا کام یہ ہے کہ خون میں غیر ضروری مادوں (اشیاء) کو ضروری مادوں سے علیحدہ کر کے غیر ضروری مادوں کو نیچے مثانہ کی طرف منتقل کریں۔ گردوں کی نعمت کا اندازہ ان سے پوچھیں جن کے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور غیر ضروری مادے بھی خون میں شامل ہو کر انسان کو عجیب پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

### مشقی سوالات

س ۱: الفاظ کے جملے بنائیں۔

گردے، ضروری، اندازہ، عجیب

س ۲: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) گردوں کی نعمت بھی اللہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نعمت ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھلنیاں لگائی ہیں۔

(۳)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مادے خون میں شامل ہو کر انسان کو عجیب پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

(۴) گردوں کا کام یہ ہے کہ خون میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مادوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مادوں سے علیحدہ کرنا۔

## قوت ماسکہ کی نعمت

**پیارے بچو!** انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں اور نعمتیں عطا فرمائی ہیں، وہاں قوت ماسکہ کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے، یعنی انسان کے اندر ایک قوت ہے، کہ وہ پیشاب فضلہ وغیرہ کو روک لیتا ہے، پھر خلوت میں جا کر فراغت حاصل کر لیتا ہے، اگر یہ قوت ماسکہ نہ ہوتی اور جتنا کھانا ہضم ہوتا وہ بہتا رہتا تو انسان کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا، محافل، دفتروں، دکانوں، عدالتوں، حکومت کے ایوانوں، اور اہم محفلوں میں شرکت کرنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔

**فائدہ:** گاڑیوں اور جہازوں میں ڈیزل اور پٹرول وغیرہ استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ دھواں وغیرہ کی صورت میں نکلتا رہتا ہے۔ اس کو روک کر ایک وقت میں خارج کرنا انتہائی مشکل عمل ہے، مگر انسان کے اندر ایسا نظام بنا دیا کہ دن بھر کتنا کھاتا پیتا ہے مگر اس کے اخراج کیلئے ایک محکم نظام مقرر کر دیا ہے۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن

**فائدہ:** اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو چیزیں بھی دنیا میں بنائی ہیں ان کا ایک عجیب محکم نظام بنا دیا کہ انسان اس میں عیب نہیں نکال سکتا، مثلاً انسان اور جاندار بنائے۔ ان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ دنیا کے نظام میں خرابی پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کی ضرورت دوسری چیزوں کو ہے۔ مثلاً انسان اور جاندار جو ہوا خارج کرتے ہیں جسے کاربن ڈائی آکسائیڈ کہا جاتا ہے، اس کی نباتات (درخت وغیرہ) کو اشد ضرورت ہے اور جو نباتات (درخت وغیرہ) خارج کرتے ہیں یعنی آکسیجن اس کی ضرورت جانوروں کو ہے، اس طرح جاندار جو فضلہ خارج کرتے ہیں ان سے فضا خراب نہیں ہوتی بلکہ اسکی اشد ضرورت زمین کو ہے اس سے زمین کو نئی زندگی ملتی ہے اور زمین جو سبزہ اور پھل سبزیاں پیدا کرتی ہے اس کی ضرورت انسانوں اور جانداروں کو ہے، اسی طرح جاندار جو مر کر زمین میں مل جاتے ہیں اس سے بھی زمین کو فائدہ پہنچتا ہے، اس ترتیب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوتا ہے، ذرا سوچو اگر جاندار اور نباتات دونوں کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے یا دونوں آکسیجن خارج کرتے تو دنیا کا کیا حال ہوتا؟ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

مَاتَرٰی فِی خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًاوَّ هُوَ حَسِیْرٌ. ترجمہ: ''نہ دیکھو گے رحمٰن کی کاری گری میں کوئی عیب (ٹیڑھا پن) سو! نگاہ ڈال کر دیکھو کہیں تم کو کوئی

عیب نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نگاہیں ڈال کر دیکھو تمہاری نگاہیں ردہو کر اور عاجز واپس لوٹ آئیں گی۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ جو چیز بناتے ہیں وہ بے عیب ہوتی ہے اور انسان جو بھی چیز بناتا ہے، اس میں عیب رہ جاتا ہے، اس لیے وہ جہاں فائدہ دیتی ہیں وہاں نقصان بھی پہنچاتی ہیں، مثلاً گاڑیاں بنائیں انکا بہت ہی فائدہ ہے لیکن ان کے دھوئیں نے فضا کو آلودہ کر دیا ہے، کارخانے بنائے انکا فائدہ اپنی جگہ مگر انہوں نے فضا کو آلودہ کر دیا، اگر غور کرو تو تمام چیزوں میں یہ بات ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی چیزیں عیبوں سے پر اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں عیبوں سے پاک ہیں۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

## مشقی سوالات

س۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

قوت ماسکہ، خلوت، فراغت، جاندار، نباتات، اشد ضرورت، عیب، عاجز، آلودہ، محکم نظام، کاری گری

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

زمین، سبزہ، فائدہ، انسان، عجیب، جاندار، مشکل، قوت، انتہائی، خلوت

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

محکم نظام، کاری گری، نگاہ، آلودہ، دھواں، نگاہ، فائدہ

س۴: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) قوت ماسکہ انسان کے اندر وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے کہ یہ پیشاب فضلہ وغیرہ کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیتا ہے۔

(۲) اگر یہ قوت ماسکہ نہ ہوتی اور جتنا کھانا ہضم ہوتا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتا رہتا ہے۔

(۳) اللہ رب العزت نے جو بھی چیز دنیا میں بنائی ہے ان کا ایک عجیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نظام بنا دیا۔

(۴) انسان اور جاندار جو ہوا خارج کرتے ہیں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔

(۵) کاربن ڈائی آکسائیڈ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو اشد ضرورت ہے۔

(۶) جاندار جو مر کر زمین میں مل جاتے ہیں اس سے بھی زمین کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہنچتا ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ جو بھی چیز بناتے ہیں۔ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے۔ اور انسان جو چیز بناتا ہے اس

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہ جاتا ہے۔

(۸) کارخانے بنانے کا فائدہ اپنی جگہ مگرانہوں نے فضا کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر دیا ہے۔

س۵: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(۱) قوت ماسکہ سے کیا مراد ہے؟

(۲) قوت ماسکہ کے نہ ہونے کی صورت میں کیا کیا نقصانات ہیں؟

(۳) آیت میں اللہ رب العزت نے کس چیز کی طرف اشارہ فرمایا مثال سے واضح کریں؟



## جلد اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی اور نعمت

**پیارے بچو!** بے حساب مخلوق کو انکی ضرورت کو مدنظر رکھ کر عجیب وغریب صفات والی جلدیں عطا کرنا اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور وجود کی دلیل ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا. ترجمہ: ''پھر ہم نے چڑھایا ہڈیوں پر گوشت۔''

**پیارے بچو!** اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے جلد وکھال کی نعمت بھی ہے، دیکھو، جلد کو کتنا نرم وملائم بنایا اور اس کو جسم کے ساتھ جوڑنے کیلئے کیسا عجیب نظام رکھا کہ اس میں کوئی پیچ، کیل یا گوند وغیرہ کو استعمال نہیں کیا گیا جیسا کہ گاڑیوں وغیرہ میں باڈی کو پیچوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، ذرا غور کریں، جلد کس مضبوطی کے ساتھ جسم کے ساتھ جوڑ دی گئی ہے کہ ساٹھ ستّر سال تک بھی مجاہدے، کام کرنے اور بھاگنے دوڑنے کے بعد بھی جلد کا باقی جسم کے ساتھ اتصال قائم رہتا ہے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ جلد کی موجودہ صورت کتنی عظیم نعمت ہے، اگر کھال کو پیچوں کے ساتھ جوڑا جاتا تو تھوڑے دن بعد بھاگنے دوڑنے اور کام کاج کرنے کی وجہ سے پیچ ڈھیلے ہو جاتے اور ان کو کسنا پڑتا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ پیچ کیلیں وغیرہ انسان کے اپنے بیوی بچوں کیلئے کتنی مشکلات پیدا کرتے، آج ایک پیچ ڈھیلا ہوتا اور باہر نکلا ہوتا تو جسم کے حصّے یا دوسرے جسموں کو زخمی کر دیتا، یا کسی عضو کا پیچ ڈھیلا ہوا اور وہ راستہ وغیرہ میں گر گیا، خوب غور کریں۔

پھر جلد کو عام جانوروں کی نسبت باریک اور ملائم رکھا گیا یہ بھی نعمت ہے، اور اس پر بال اُون وغیرہ یا پرندوں کی طرز پر نہیں رکھے گئے ورنہ انسان مس یعنی چھونے کی لذت سے محروم رہتا، پھر جلد کے ذریعے اندر کے سارے نظام اور اندر کی گندگی کو چھپا دیا

گیا، اگر گندگی سامنے نظر آتی تو کتنی پریشانی ہوتی، تو سوچیئے! اس عظیم اور محسن ذات نے جلد کو نرم وملائم اور انتہائی خوبصورت بنا کر انسان کیلئے راحت کا کیسا انتظام کردیا۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡن

## مشقی سوالات

س۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

اتصال، عضو، مس، لذت، محسن، راحت۔

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

نرم وملائم، کسنا، عظیم، محروم

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

تھوڑا، مشکل، محروم، گندگی، انسان، چھپا، عام

س۴: مؤنث کے مذکر بنائیں۔

ماں، بیوی، بچی، بہن، نانی، دادی

س۵: واحد کے جمع بنائیں۔

جسم، عضو، گاڑی، دوسرا، پریشان، تھوڑا، مجاہدہ

س٦: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

## نیند اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَجَعَلۡنَا نَوۡمَکُمۡ سُبَاتاً ترجمہ: ''ہم نے تمہارے لئے نیند کو آرام کی چیز بنایا''۔

**پیارے بچو!** نیند اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بےزار ہونے لگتا ہے، یا طویل سفر کے بعد جسم ٹوٹ جاتا ہے اور دماغ زندگی کی گتھیوں کو سلجھاتے سلجھاتے دنیا کے مسائل نمٹاتے نمٹاتے پریشان ہوجاتا ہے کہ اچانک نیند اس کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور کچھ وقت کیلئے انسان دنیا کے

سارے دکھ درد بھول جاتا ہے اور وہ دماغ جو بعض تفکرات اور پریشانیوں سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہتا تھا مگر چھوٹتا نہ تھا لیکن نیند نے دماغ پر بھی سکون طاری کر دیا اور نیند پوری کر کے جب انسان اٹھتا ہے تو شاداں وفرحاں اٹھتا ہے اور جسم میں کام کرنے کیلئے ایک نئی قوت محسوس کرتا ہے، کبھی سوچا کہ نیند کیسی نعمت ہے؟ اگر چند دن نیند نہ آئے تو بڑے بڑے پہلوانوں کی پہلوانی اور بڑے بڑے مفکروں کی مفکری دھری کی دھری رہ جائے۔

یَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنۡكِرُوۡنَهَا وَ اَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ. ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جانتے ہیں پھر بھی انکار کرتے ہیں اور ان کے اکثر کافر ہیں۔''

**فائدہ:** انسان صبح سے شام تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور راحت اٹھاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے عطا کردہ انتہائی قیمتی اعضاء سے اپنے کام انجام دیتا ہے پھر جب تھک ہار جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک اور نعمت اس کو اپنی آغوش میں لے جاتی ہے۔ کبھی غور کیا؟ کبھی سوچا کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر بھی آج انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کرنے پر تلا ہوا ہے۔

## نیند کی نعمت کا شکر

اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ جب بھی نیند سے اٹھیں تو نیند سے اٹھنے کی دعا پڑھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کریں اور عزم کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس نئی قوت سے نوازا ہے اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات بجالانے میں صرف کریں گے اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے۔

## مشقی سوالات

س۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

بے زار، طویل، زندگی کی گھتیوں، سلجھانا، تفکرات

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

نمٹانا، مفکری، قوت، قیمتی، سکون

س۳: الفاظ کے جملے بنائیں۔

صرف کرنا، لطف اندوز، دھری کی دھری، آغوش، دکھ درد بھول جانا

س۴: الفاظ کے متضاد بنائیں۔

ہار، کافر، انکار، صبح، ناراض، فائدہ، قیمتی، نافرمانی

س۵: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) ہم نے تمھارے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوآرام کی چیز بنایا۔

(۲) انسان زندگی کے مختلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کام کرتے کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جاتا ہے۔

(۳) انسان دنیا کے مسائل نمٹاتے نمٹاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جاتا ہے۔

(۴) نینداسکو آغوش میں لے لیتی ہے اور کچھ وقت کے لئے انسان دنیا کے سارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھول جاتا ہے۔

(۵) انسان صبح سے شام تک اللہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

(۶) اللہ کے عطا کردہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عضاء سے اپنے کام انجام دیتا ہے۔

س۶: سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے نیند کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ وضاحت کریں۔

(۲) نیند کیسے انسان کے لئے دماغی اور جسمانی آرام کا ذریعہ ہے وضاحت کریں؟

☆......☆......☆

## انسان کا ایک حد تک بڑھنا نعمت

انسان ایک قطرہ پانی سے شروع ہوتا ہے، پھر بڑھتے بڑھتے مکمّل انسان بن جاتا ہے۔اور جوانی میں پہنچ کر اس کی ہر چیز مکمّل ہو جاتی ہے اور ایک خوبصورت حسین وجمیل انسان بن جاتا ہے، انسان یومیہ کئی کلو کھانا کھاتا ہے اس طرح کئی کلو پانی پیتا ہے اگر ساری غذا جسم کے اندر جمع ہوتی رہتی تو انسان پھول کر کیا سے کیا بن جاتا، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک محکم نظام کے ذریعے غذا کا جوہر تو انسانی جسم کے کام آجاتا ہے، باقی زائد از ضرورت فضلہ باہر نکل جاتا ہے، پھر انسان کے اعضاء پیدائش کے وقت جب پیدا ہوتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہوتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے جوانی میں جب اعضاء کا حسن اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو جسم کا پہلے جیسا بڑھنا رک جاتا ہے۔

اب غور کریں اعضاء کے بڑھنے کو کس نے روکا؟ پھر سوچو کہ یہ اعضاء جب بڑھے تو درخت کی شاخوں کی طرح بے ہنگم نہیں بڑھے بلکہ جسم کا ہر ہر عضو برابر بڑھا، یہ کس کا نظام ہے؟ اگر جسم کے باقی اعضاء بڑھتے اور سر یوں ہی چھوٹا رہتا، یا باقی اعضاء بڑھتے ہاتھ پاؤں چھوٹے رہتے تو کتنی مشکل ہوتی، یا ہاتھ پاؤں کان وغیرہ تو بڑھتے مگر ایک زیادہ بڑا ہو جاتا دوسرا

قدرے چھوٹا تو انسان کتنا بدصورت معلوم ہوتا اور اگر جسم درختوں کی مانند بڑھتا ہی چلا جاتا تو کتنی پریشانی ہوتی۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰ یٰاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ.

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(ا) انسان کیسے پلتا بڑھتا ہے اور یومیہ کتنا کھاتا پیتا ہے؟

(۲) اگر انسان کے اندر ساری غذا جمع ہوتی رہتی تو کیا نقصان ہوتا؟

(۳) انسان کا ہر ہر عضو برابر بڑھتا ہے یہ کس کا نظام ہے اس پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

(۴) نیند کی نعمت کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟

س۳ مندرجہ ذیل جملوں میں سے درست کے سامنے (صحیح) اور غلط کے سامنے (غلط) کا نشان لگائیں۔

(ا) انسان ایک قطرہ پانی سے شروع ہوتا ہے۔(    )

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| انسان ایک قطرہ پانی سے شروع ہوتا ہے | کو کتنی مشکل ہوتی |
| انسان یومیہ | اور باقی زائد از ضرورت فضلہ باہر نکل جاتا |
| جوانی میں پہنچ کر | اور بڑھتے بڑھتے مکمل انسان بن جاتا ہے |
| غذاء کا جو ہر انسانی جسم کے کام آجاتا ہے | ہر چیز مکمل ہو جاتی ہے |
| انسان کے اعضاء بڑھتے اور ہاتھ پاؤں چھوٹے رہتے | کئی کلو کھانا کھاتا ہے |



## صحت کی نعمت

قَالَ. رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَةُ وَالْفَرَاغُ . ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان میں دھوکے میں پڑے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔''

صحت کی نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، صحت ہے تو انسان دنیا کے سارے کام کرتا نظر آتا ہے صحت نہ رہے

اورانسان بیمار پڑ جائے تو کام کرنا تو کجا دوسروں پر بوجھ بن جاتا ہے، زندگی بے کیف ہو جاتی ہے، اور اگر مرض بڑھ جاتا ہے تو موت کو پسند کرنے لگتا ہے گھر میں کوئی ایک بیمار پڑ جائے تو گھر کا سارا نظام خراب ہو جاتا ہے، خصوصاً اگر بیوی یا شوہر بیمار ہو جائے۔صحت کی نعمت کا اندازہ کرنا ہو تو کبھی ہسپتال چلے جائیں۔

## مشقی سوالات

س ا: سوالات کے جوابات

(ا) صحت کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا وضاحت کے ساتھ تحریر کریں؟

س ۲: الفاظ کے مترادف لکھیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دھوکا | کجا | بے کیف | بجالانا | خدمت |

س ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صحت | فراغت | بیمار | بوجھ | اندازہ |

انسانیت

س ۴: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خراب | موت | عمل | مرض | صحت |

س ۵: خالی جگہ پر کریں۔

(ا) دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان میں دھوکے میں پڑھے ہوئے ہیں۔ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دوسری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے تو انسان دنیا کے سارے کام کرتا نظر آتا ہے۔

(۳) صحت نہ رہے تو انسان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پڑ جاتا ہے اور کام کرنا تو کجا دوسروں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بن جاتا ہے۔

(۴) اگر مرض بڑھ جائے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پسند کرنے لگتا ہے۔

☆......☆......☆

## صحت کی نعمت کا شکر

اس کا شکر یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات بجالائیں اور آنحضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں اور جب تک صحت ہے انسانیت کی خوب خوب خدمت کریں۔

## امراض اور تکالیف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت

صحت کے ساتھ امراض اور پریشانیاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے:
عَسٰی اَنْ تَکْرَ هُوْا شَیْأً وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْأً وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ (سورہ بقرہ پ ٢) ترجمہ: ’’ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔‘‘

ہمارے رب کریم نے دنیا کی ساری بہاریں ہمارے لئے بنائیں دنیا میں کچھ چیزیں ایسی بھی رکھ دیں جو طبعاً ہمیں ناگوار معلوم ہوتی ہیں مگر ہر ناگوار چیز ضروری نہیں کہ بے فائدہ ہو، انہیں چیزوں میں امراض اور تکالیف بھی ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہیں اور بہت ہی فائدہ کی چیزیں ہیں۔ مگر انسان ان کو طبعاً ناپسند کرتا ہے۔ اللہ والے اس کی مثال یوں دیتے ہیں جیسے چھوٹا بچہ ماں کے نہلانے کو ناپسند کرتا ہے اور ماں جب اسے نہلاتی ہے تو خوب روتا دھوتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اگر چہ اس کی چیخیں ماں کے دل کو چھلنی کر رہی ہوتی ہیں مگر ماں اس کی پرواہ نہیں کرتی اس کو نہلاتی دھلاتی ہے اور اس کا میل کچیل خوب صاف کرتی ہے۔

ایسے ہی اللہ تبارک تعالیٰ جو ہم سے ماں کی بنسبت زیادہ پیار کرتے ہیں وہ ہمیں زندگی میں کبھی کبھی بیمار کرتے رہتے ہیں اور ان بیماریوں کے ذریعے ہمارے گناہوں کا میل کچیل صاف کرتے رہتے ہیں اور کبھی ہمارے بچوں کو بیمار کر دیتے ہیں اس سے بھی ہماری اصلاح ہوتی ہے اسلیے کہ انسان اپنی تکلیف برداشت کر لیتا ہے اور بچے کی تکلیف سے بالکل ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امراض اور تکالیف کی وجہ سے انسان کے دل سے تکبر اور بڑائی نکل جاتی ہے اور دل ٹوٹ جاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا بسیرا ایسے ٹوٹے ہوئے دلوں میں ہوتا ہے اور یہی بیماریاں انسان کو آخرت اور قبر یاد دلاتی ہیں اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جن لوگوں سے دین و دنیا میں بڑا کام لینا چاہتے ہیں ان کو بھی خوب امراض اور تکالیف سے دو چار کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُصِبْ مِنْہُ. ترجمہ:''اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے تکلیفوں میں ڈال دیتے ہیں۔''

اسی طرح بیماریوں سے انسان کی استعداد مضبوط ہو جاتی ہے جیسے مٹی کی بنی ہوئی کچی اینٹ کچھ دیر بھٹی میں رہ کر اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ سینکڑوں بارشیں بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ بعض امراض کسی بڑے مرض سے بچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں، راقم کو جامعہ کی مصروفیات کی وجہ سے بہت کم پانی پینے کی عادت تھی اچانک گردے کے درد میں مبتلا ہو گیا ڈاکٹروں سے رجوع کیا معلوم ہوا پتھری ہے، پانی پینا جسم کیلئے بہت زیادہ فائدہ مند تھا ویسے عادت نہ بنتی تھی مگر اس مرض نے آ کر عادت بنوادی اور ایسے ہی بعض لوگ بعض غلط چیزوں کے عادی ہو جاتے ہیں جو جسم کو نقصان پہنچا رہی ہوتی ہیں پھر کوئی چھوٹا مرض آ کر انسان کو متوجہ کر دیتا ہے اور انسان وہ چیز چھوڑ دیتا ہے۔ اور انہیں امراض کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کی آزمائش بھی کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے زبانی محبت کا دعویٰ رکھتا ہے یا یہ محبت دل میں بھی رچ بس گئی ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰاتٌ مِنْ رَبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ . ترجمہ:''ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی قدر خوف اور فاقہ سے اور مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ بشارت سنا دیں صبر کرنے والوں کو، جب ان پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ تبارک تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب اللہ تبارک تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں، ان ہی لوگوں پر رحمت نازل ہوتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

**فائدہ:** انسان کو دنیا کی چیز کا غم زیادہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ ان سب چیزوں کو اپنا سمجھتا ہے، اس لئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ .

اس آیت کے اندر یہ بتلایا یوں کہو ہم سب اللہ کے ہیں، یہ مال، یہ کوٹھی، یہ کاریں، والدین، بیوی، شوہر، اولاد، بلکہ جو جسم ہمارے پاس ہے یہ سب اللہ تبارک تعالیٰ کا ہے اپنا تو کچھ ہے ہی نہیں، بلکہ اس رب کریم کا احسان سمجھو کہ اتنے عرصہ تک والدین، بیوی، شوہر، اولاد مال و دولت کے ذریعے تمہیں راحت پہنچائی اب اس نے اپنی امانت واپس لے لی ہے تو صبر کرو پھر اگر محبوب فوت ہو گیا تو غم نہ کرو یہ جدائی عارضی ہے عنقریب ملاقات ہو جائے گی، آزمائش اور امتحان بھی بقدر ایمان ہوتا ہے،

انبیاءؑ کا ایمان اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اس لئے ان کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اَشَدُّ الْبَلاَءِ اِلاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَ مُثَلُ فَالْاَمُثَلُ ۔ترجمہ: ''سب سے زیادہ آزمائش انبیاءؑ کی ہوتی ہے پھر درجہ بدرجہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقرب اور محبوب بندے ہوتے ہیں۔''

**واقعہ:** اساتذہ سے سنا ہے حضرت مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ جیل میں تھے اوران کی بیٹی آمنہ سخت بیمار ہو گئی، حکومت سے اجازت مانگی کہ بچی کو دیکھ لوں لیکن اجازت نہ ملی اور بچی کا آخری وقت آپہنچا تو انہوں نے عجیب وغریب شعر کہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت تسلیم ورضا کی کیسی تصویر بنے ہوئے تھے۔

آمنہ تو بھی شفا پائے تو کچھ دیر نہیں
ہم تو مجبور ہیں پر اللہ تو مجبور نہیں
ہم کو تقدیر الٰہی سے نہ شکوہ نہ گلہ
اہل تسلیم و رضا کا تو یہ دستور نہیں
تیری صحت ہم کو مطلوب ہے لیکن اس کو
نہیں مطلوب تو ہم کو بھی مطلوب نہیں

ایک حدیث میں آتا ہے بیمار کی دعائیں ایسے قبول ہوتی ہیں جیسے فرشتوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اوران امراض میں صبر کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۔ ترجمہ: ''اللہ تبارک وتعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

پھران امراض اور تکالیف سے اضطراری مجاہدہ ہوتا ہے اورصبر کرنے سے خوب روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

والد محترم حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی شہادت پر حضرت شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی، فرمایا کہ ہزاروں تہجدوں اور نفلوں سے بعض اوقات وہ روحانی ترقی حاصل نہیں ہوتی جو ان صدمات کے آنے سے حاصل ہوتی ہے، بشرطیکہ ان پر صبر کرلیا جائے۔ جیسے کہ بعض امراض میں جب عام دوائی کام نہ کرے تو بجلی کے کرنٹ لگائے جاتے ہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ امراض اور تکالیف انسان کیلئے کئی اعتبار سے نعمت ہیں۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ. ترجمہ: ''صبر کرنے والوں کو ان کا بدلہ بے حساب دیا جائے گا''

## مشقی سوالات

س ا: مختصر جواب لکھیں۔

(ا) امراض اور تکالیف کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن میں کیا ارشاد فرمایا؟

(٢) اللہ رب العزت انسان کے اوپر امراض اور تکالیف کیوں بھیجتے ہیں؟

(٣) آزمائش اور بیماریوں سے انسان کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

(٤) آزمائش اللہ رب العزت کن لوگوں پر بھیجتے ہیں؟

(٥) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے اندر ہمیں کس چیز کی تعلیم دی گئی ہے؟

س٣: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

تکالیف، مچھلی، استعداد، مضبوط، بسیرا، بقدر، ایمان، عارضی، مقرب

س٤: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

دستور، مطلوب، اضطراری مجاہدہ، روحانی ترقی، صدمات، ذوق، معیت، طبعا

س٥: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے لکھیں۔

ہدایت یافتہ، تسلیم ورضاء، تقدیر، شکوہ، اضطراری، روحانی، ترقی

س:٦ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

صدمات ، خدمت، فرض، تکلیف، معلوم



## تکالیف اور امراض میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور صبر

اللہ والے تکالیف میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں۔حضرت ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ بتاؤ کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تب کیا کرتے ہو اور جب نہیں دیتے تب کیا کرتے ہو؟ فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تو کھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو صبر کرتے ہیں۔اس پر حضرت ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں ملنے پر شکر اور نہ ملنے پر صبر کرتے ہیں تو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ کھانے کو دیتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ میں خیرات کر دیتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو شکرادا کرتے ہیں۔بحرحال بزرگوں کے ذوق مختلف ہوتے ہیں ہمارے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ امراض اور تکالیف پر صبر کریں اور غلط زبان استعمال نہ کریں۔

## بے ہوشی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

بے ہوشی کی نعمت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر انسان اچانک حادثہ کا شکار ہو جائے تو انسان عام طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے پھر کچھ بھی ہوتا رہے انسان کو کچھ پتہ نہیں چلتا،اس طرح آپریشن وغیرہ میں ڈاکٹر حضرات انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں اور آرام سے جسم چیرتے پھاڑتے اور سیتے ہیں اور انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی،ذرا سوچئے!اگر یہ بے ہوشی کی نعمت نہ ہوتی تو انسان کو سخت حادثوں اور آپریشن کی صورت میں کتنی تکلیف ہوتی؟ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا جسم سن نہیں ہوتا ایسی صورت میں ان کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لئے بے ہوشی اور جسم کے سن کرنے پر سن ہو جانا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰالِکَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ .

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) بے ہوشی کسے کہتے ہیں؟

(۲) بے ہوشی کے فائدے تحریر کریں؟

(۳) جسم سن کرنے اور بے ہوشی میں کیا فرق ہے؟

س۲: الفاظ کے جملے بنائیں۔

حادثہ، آپریشن، بے ہوش، جسم سن کرنا

س۳: خالی جگہ پر کریں۔

(ا) انسان اچانک حادثہ کا شکار ہو جائے تو انسان عام طور سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو جاتا ہے۔

(۲) ڈاکٹر حضرات انسان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر دیتے ہیں اور آرام سے جسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔ رہتے ہیں۔

(۳) بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا جسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہوتا۔

س۴: درست کے سامنے (صحیح) اور غلط کے سامنے (غلط) کا نشان لگائیں۔

(ا) بے ہوشی کی نعمت بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔()

(۲) بے ہوشی میں انسان کو سب کچھ محسوس ہو رہا ہوتا ہے۔()

(۳) ڈاکٹر آپریشن بغیر بے ہوش کئے نہیں کرتے۔()

(۴) بے ہوشی کی نعمت نہ ہوتی تو انسان کو سخت حادثوں کی صورت میں تکلیف ہوتی۔()

(۵) جسم کو سن کرنے پر سن ہو جانا بھی اللہ کی نعمت ہے۔()

☆......☆......☆

## روح کی نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے:وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ .

ترجمہ:''اور یہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے روح کے بارے میں،آپ کہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے۔''

**پیارے بچو!** روح اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت اوراس کا امر ہے۔ جب یہ جسم میں اپنا بسیرا کرتی ہے تو جسم کے انگ انگ،کونے کونے ،اورروئے روئے میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے، چہرے کی خوبصورتی ،آنکھوں میں چمک اوراعضاء میں لچک یہ سب روح کا کرشمہ ہی تو ہے۔ جب تک روح موجود ہے سارے اعضاء کام میں لگے ہوئے ہیں دل دھڑک رہا ہے، پھیپھڑوں میں سانس کا نظام جاری ہے اورانسان زندگی میں بڑے بڑے کارنامے کرتا ہے اور چاند پرکمندیں ڈالتا ہے،لیکن جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ عظیم نعمت اللہ کے حکم سے جسم سے کوچ کر جاتی ہے تو انسان کا جسم بے کار ہو جاتا ہے۔ بلکہ اتنا بے کار ہو جاتا ہے کہ اب اس جسم کو چند دن کیلئے زمین سے باہر رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

### مشقی سوالات

س۱:مختصر جواب لکھیں۔

(۱) قرآن پاک میں روح کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

(۲) جب روح جسم میں موجود ہوتی ہے تو جسم کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

(۳) جب روح جسم میں نہیں ہوتی تو جسم کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

س۲:الفاظ کے مترادف لکھیں۔

اجر،بسیرا ،انگ انگ،کرشمہ،کمندیں،کوچ، بے کار

س۳: جملے بنائیں۔

روئے روئے ،زندگی،کارنامے، بیکار، لچک

س۴:درست کے سامنے( صحیح )اورغلط کے سامنے( غلط ) کا نشان لگائیں۔

(۱)انسان کے مرنے کے بعد جسم اتنا بے کار ہو جاتا ہے کہ زمین پر باہر رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔(      )

(۲) روح کی موجودگی سے سارے اعضاء کام کرتے ہیں۔(   )

(۳) روح نکل جاتی ہے تو انسان کے سارے اعضاء کام کرنا نہیں چھوڑتے ۔(      )

س۵: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(۲) روح اللہ رب العزت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نعمت ہے۔
(۳) جب تک جسم میں روح موجود ہے سارے اعضاء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں لگے ہوتے ہیں۔
(۵) روح جسم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر جاتی ہے تو انسان کا جسم بے کار ہو جاتا ہے۔
س ۶: الفاظ کے متضاد

امر، چاند ،موجود، زمین، بے کار

## روح اور جسم کی حیثیت

روح جسم میں اصل ہے اور جسم اس کا تابع ، اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ جسم ایسا ہے جیسے ایک بہت ہی خوبصورت گاڑی ہو اور روح اس گاڑی کا سوار یا جسم تو ایسے ہے جیسے بادام، اخروٹ وغیرہ کا چھلکا اور روح ایسے جیسے اس کی گری۔ تو معلوم ہوا روح اصل ہے اور پھر جسم پر فنا ہے روح پر فنا نہیں، روح چونکہ اصل ہے اس لئے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم سے ہزاروں سال پہلے پیدا کیا پھر جسم کے تیار ہونے پر اس کا رشتہ ایک بہت ہی مختصر وقت کیلئے جسم سے جوڑ دیا۔

پھر جیسے جسم کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح روح کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور جیسے جسم میں امراض پیدا ہوتے ہیں اس سے زیادہ خطرناک اور مہلک امراض روح میں پیدا ہوتے ہیں اور جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جسم کیلئے غذا کا انتظام فرمایا ہے اس سے زیادہ روح کیلئے غذاؤں کا انتظام فرمایا ہے اور جسم چونکہ زمین کی طرف سے آیا ہے اس لئے اس کی غذا بھی زمین کی طرف سے آرہی ہے اور روح چونکہ آسمان سے آئی ہے اس کی غذائیں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان سے اتاریں، اور جسم چونکہ کثیف اور ٹھوس ہے اسی طرح اس کی غذا بھی کثیف اور ٹھوس ہے اور روح چونکہ لطیف ہے اس لئے اس کی غذا بھی لطیف ہے۔

## روح کی غذا کیا ہے؟

روح کی غذا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر، قرآن کی تلاوت اور تمام اعمال صالحہ کا کرنا ہے۔

## روح کے امراض

روح کے امراض انتہائی مہلک اور خطرناک ہیں، جسم کے امراض تو زیادہ سے زیادہ جان لیوا ثابت ہوتے ہیں مگر روح کے بعض امراض ایمان لیوا ثابت ہو کر ابدی پریشانیوں میں مبتلا کر سکتے ہیں، اس لئے روح کو تر وتازہ رکھنے کیلئے اس کو غذا دینا اور روح کے امراض کا علاج کرنا انتہائی ضروری ہے۔

## روح کے معالج

روح چونکہ انتہائی لطیف چیز ہے اس لئے اس کے امراض سمجھنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں اس کے علاج کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاءؑ کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آنحضرت ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ ﷺ کے بعد علماء ربانی کو یہ کام سونپا گیا۔

## انتہائی افسوس

آجکل کی صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے کہ روح جو اصل ہے اور ایسی چیز ہے جو فنا نہیں ہوگی، اس کو غذا فراہم کرنے اور اس کے امراض کا علاج کرنے کی فکر مدھم پڑتی جا رہی ہے اور سارا زور فانی جسم کو غذا فراہم کرنے اور اس کے امراض کے علاج پر صرف کیا جا رہا ہے۔

ذرا غور تو کریں کہ آج صبح سے شام تک اور رات دن ہماری فکر کیا ہے سوائے اس کے کہ جسم کو غذا اور راحت پہنچائی جائے اور اس کیلئے بازاروں میں کھانے پینے اور دوسری چیزوں کے انبار لگے ہوئے ہیں اور جسم کے امراض دور کرنے کیلئے بڑے بڑے ہسپتال قائم ہیں اور میڈیکل اسٹورز دواؤں سے بھرے پڑے ہیں اور روح جس کے سنور جانے پر آخرت کی ابدی ابدی نعمتوں کا دارومدار ہے اس کی غذا حاصل کرنے اور اسکے مہلک امراض سے بچنے کیلئے جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس کا اندازہ ہم میں سے ہر ایک آدمی خود کر سکتا ہے۔

## روحانی امراض کا علاج

روحانی امراض کا علاج یہ ہے کہ کسی صحیح اللہ والے سے رجوع کیا جائے۔

**سوال:** لوگ کہتے ہیں کہ کوئی صحیح اللہ والا انسان ملتا نہیں جس سے تعلق قائم کر کے اپنی اصلاح کی جا سکے؟

**جواب:** جیسے اچھے اور صحیح ڈاکٹر کم ملتے ہیں اس طرح صحیح اللہ والے جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے اور جو خود قرآن وسنت کے پابند ہوں اور متعلقین کو بھی قرآن وسنت کا پابند بناتے ہیں، کم ہی ملتے ہیں، لیکن ملتے ضرور ہیں، بس تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

## اہم بات

میرے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے (جو لاہور میں رہتے تھے) سے پوچھا، کسی اللہ والے سے تعلق قائم کر لیا؟ تو بیٹے نے جواب دیا، حضرت کوئی صحیح اللہ والا ملتا ہی نہیں، حضرت نے فرمایا: کیا اس وقت تم جنید بغدادی رحمۃ اللہ

علیہ اور عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہو، جیسے تم ہو تمہاری اصلاح کیلئے اللہ والے موجود ہیں تلاش کی ضرورت ہے۔

## دردمندانہ گذارش

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ترجمہ: ''تحقیق مراد کو پہنچا وہ (شخص) جس نے اس (نفس) کو سنوارا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملا چھوڑا۔''

اس لئے تمام دوستوں اور ماؤں بہنوں سے گزارش ہے کہ اپنی روح کے سنوارنے کی فکر کریں اور کسی صحیح اللہ والے سے تعلق قائم کریں اور جب تک کوئی ایسا انسان نہ ملے، اپنے بزرگوں کی اصلاحی کتابوں کا مطالعہ کریں، خصوصاً حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور ملفوظات اور شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے اصلاحی خطبات کا اصلاح کی نیت سے روزانہ مطالعہ کا معمول بنائیں۔

## مشقی سوالات

س ا: مختصر جواب لکھیں۔

(۱) روح اور جسم کی کیا حیثیت ہے؟

(۲) روح اور جسم کی غذاء کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(۳) روح کی غذاء کیا ہے؟

(۴) روح کے امراض پر مختصر نوٹ لکھیں؟

س:۲ تفصیلی سوالات و جوابات۔

(۱) روح کی نعمت اللہ کی عظیم نعمت ہے؟ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

(۲) روح کی حفاظت کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

اصل، تابع، فنا، مسک، کشف، فانی جسم

س۴: الفاظ کے جملے بنائیں۔

اعمال صالحہ، جان لیوا، تروتازہ، علاج

س۵: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) روح جسم میں ----------- اور جسم اسکا ----------- ہے۔

(۲) روح کو اللہ نے جسم سے ------------ پہلے پیدا کیا ہے۔

(۳) جسم چونکہ زمین کی طرف سے آیا ہے اسلئے ----------- بھی زمیں کی طرف سے آتی ہے۔

(۴) روح کی غذا ---------، ----------- اور ----------------- ہے۔

(۵) جسم کے امراض زیادہ سے زیادہ --------- ثابت ہوتی ہیں۔

(۶) روحانی امراض کا علاج یہ ہے کہ صحیح ----------- سے رجوع کیا جائے۔

(۷) تمھاری اصلاح کے لئے اللہ والے موجود ہیں ---------------- کی ضرورت ہے۔

# موت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔ ترجمہ:''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اَيْـنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۔ترجمہ:''تم جہاں کہیں بھی ہو وہاں تم کو موت آ کر رہے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔''

**پیارے بچو!** دنیا کی ہر چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا نہیں کرتا موت بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت اور اس کا تحفہ ہے حدیث میں آتا ہے ''اَلْـمَـوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ'' آپ ﷺ نے فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے۔ایک حدیث میں ارشاد فرمایا انسان دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ دونوں چیزیں انسان کیلئے فائدہ دینے والی ہیں،ایک موت جس کو انسان ناپسند کرتا ہے مگر موت تمام پریشانیوں سے نجات دلانے والی ہے، دوسرا مال کا کم ہونا انسان کو ناپسند ہے مگر مال کا کم ہونا انسان کیلئے مفید ہے۔

کون سہہ سکتا ہے حیات جاوداں کی سختیاں
موت نے زندگی پر احسان کیا کیا کئے

حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کے قریب یہ شعر اپنی کاپی میں لکھ دیئے۔

لوگ کہتے ہیں مظہر مر گیا
مظہر درحقیقت اپنے گھر گیا

**ذرا سوچئے!** اگر سارے انسان جو دنیا میں پیدا ہو رہے ہیں زندہ رہتے تو کتنے مسائل پیدا ہوتے،اگر کسی گھر میں پانچ دادے، پانچ دادیاں، پانچ نانے اور پانچ نانیاں جمع ہو جائیں تو اس گھر کا کیا حال رہے گا۔اور پھر چونکہ انسان زندگی کے امور کو نمٹاتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بے زار ہو جاتا ہے اس لئے موت کا آنا بھی بہت بڑی نعمت ہے ایک حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ۔ترجمہ:''موت ایک پل ہے جو ایک دوست (انسان) کو دوسرے دوست (اللہ تبارک وتعالیٰ) تک پہنچا دیتا ہے۔''

حضرت ابوالدرداءؓ کا قول ہے: اُحِبُّ الْفَقْرَ تَوَاضُعًا لِرَبِّی وَاُحِبُّ الْمَرَضَ تَكْفِيْرَ الْخَطِيْئَتِیْ وَاُحِبُّ الْمَوْتَ لِقَاءَ لِرَبِّیْ. ترجمہ: ''میں فقر کو پسند کرتا ہوں تا کہ اپنے رب کے سامنے تواضع کر سکوں، اور مرض کو پسند کرتا ہوں گناہوں کے کفارہ

کیلئے اور موت کو پسند کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ملاقات کیلئے۔''

## مشقی سوالات

س ا: مختصر جواب لکھیں۔

(۱) موت کے بارے میں اللہ رب العزت نے کیا فرمایا آیات مبارکہ کی روشنی میں جواب دیں؟

(۲) موت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں مختصر نوٹ تحریر کریں؟

(۳) موت کے بارے میں آپ ﷺ نے حدیث شریف میں کیا ارشاد فرمایا؟

س: ۲ تفصیلی سوالات وجوابات۔

(۱) موت ایک نعمت ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلا جواب تحریر کریں؟

(۲) موت کے فائدے اور نقصانات تحریر کریں؟

(۳) موت کے بارے میں کم از کم تین احادیث تحریر کریں؟

س ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف بنائیں۔

نفس، قلعہ، مضبوط، اختلاف، اٹل، انکار

س ۴: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے لکھیں۔

احسان، فقر، تواضع ، بےزار ، گناہوں کا کفارہ

☆......☆......☆

## جسم کا گلنا سڑنا نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوْالْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ .

ترجمہ:''جوروئے زمین پرموجود ہیں وہ سب فنا ہو جائیں گے اور باقی رہے گی تیرے پروردگار کی ذات جوعظمت اوراحسان والی ہے۔''

مرنے کے بعد انسانی جسم عام طور پرجلد گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے بجز انبیاء اور بہت سارے اللہ کے نیک بندوں کے۔اگر چہ رشتہ داروں اوراقرباء کا گلنا سڑنا ہم پرشاق گزرتا ہے،مگر حقیقت کے اعتبار سے یہ بھی انسانوں کیلئے ایک نعمت ہے، ذراغور کیجئے اگر جسموں میں یہ گلنا سڑنا نہ ہوتا اور جسم قبروں میں سالم رہتے تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا،ایک تو ہرطرف قبریں ہی قبریں ہوتیں عمارات بنانے کیلئے کھدائی کرتے تو ہرطرف انسانی جسم نظر آتے، پھر یہ بھی کہ کسی کی جوان بہن یا بیٹی فوت ہوگئی اب اسے دفن تو کر دیا مگراوباشوں سےجسم کی حفاظت کس طرح کرتا اور کب تک کرتا پس پاک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات جس کے ہرکام میں سینکڑوں ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں،جن کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

**فائدہ:** اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا احاطہ کون کرسکتا ہے جب کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے، کہ اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کوشمار کرنا بھی چاہوتو نہیں کر سکتے، پھر ہر ہر نعمت کس کس اعتبار سے نعمت ہے اس کا احاطہ ہمارے لئے مشکل ہے،مگر جسم انسانی کی چند نعمتوں کو یہاں بیان کر کے فکر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں کتنی نعمتیں دی ہیں اور ہرنعمت کتنی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔

## مشقی سوالات

س ا: سوال وجوابات۔

(۱) آیت میں کس چیز کے بارے میں ارشادفرمایامختصرتشریح کریں؟

(۲) جسم کے گل سڑ جانے کے کیا کیا فائدے ہیں اور کیا کیا نقصانات ہیں؟

(۳) انسان اللہ تعالی کی نعمتوں کوشمار نہیں کرسکتامختصرنوٹ لکھیں؟

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

فنا، شاق ، سالم، اوباش، احاطہ

س۴: واحد کے جمع لکھیں۔

اقرب، نعمت، قبر، جسم، نبی، فوت، حکمت

س۵: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) مرنے کے بعد انسان کا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے بجز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور بہت سارے۔۔۔۔۔۔۔کے۔

(۲) اگر چہ رشتہ داروں اور اقرباء کا گلنا سڑنا ہم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گزرتا ہے۔

(۳) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا بھی چاہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر سکتے۔

(۴) عمارات بنانے کے لئے کھدائی کرتے تو ہر طرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نظر آتے۔

(۵) ہر ہر نعمت کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے لیے مشکل ہے۔

س۶: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

جوان بہن، سالم، مشکل، حقیقت، عظیم

س۷: کالم ملائیں۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| مرنے کے بعد | کا گلنا سڑنا ہم پر شاق گزرتا ہے |
| اللہ کی ذات جس کے | کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا |
| جسم قبر میں سالم رہے تو | ہر کام میں سیکڑوں حکمتیں ہیں |
| اگر چہ رشتہ داروں اور اقرباء | انسانی جسم گلنا سڑنا شروع ہو جاتا |



# والدین اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۔ ترجمہ: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق تاکید کی ہے (احسان کی) اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا (پھر) دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے (اور ہم نے انسان کو یہ بھی وصیت کی)، کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا، میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

**پیارے بچو!** والدین کی نعمت بھی رب کریم کی عظیم نعمت ہے۔ اگر انسان دنیا میں یوں ہی بھیج دیا جاتا اور کہا جاتا کہ اپنے لئے چیزوں کا خود انتظام کرو تو کتنی مشکل ہوتی۔ ذرا سوچیں ابھی انسان ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ والدین کے دل میں انسان کی محبت ڈال دیتے ہیں، ابھی آیا نہیں اور اس کیلئے چیزیں بنانا شروع کر دیتے ہیں کپڑے تیار کرتے ہیں، صابن، تولیہ، غرض ہر چیز تیار کر دی جاتی ہے۔ ماں بچے کیلئے اس کی آمد سے پہلے کتنی تکلیفیں سہتی ہے اور پھر پیدائش کی تکلیف اٹھاتی ہے اس کے بعد بچہ دنیا میں آتا ہے، والدین اس کا ہر قسم کا خیال رکھتے ہیں راتوں کو اس کی خاطر جاگتے ہیں، جو کپڑے خراب کر دیتا ہے اس کو ماں دھوتی ہے، ذرا بیمار ہو جائے تو والدین پریشان ہو جاتے ہیں علاج کراتے ہیں، تھوڑا بڑا ہو جاتا ہے تو تعلیم کی فکر کرتے ہیں اچھی خاصی رقم خرچ کر کے اس کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور بڑا ہونے پر شادی کی فکر کرتے ہیں۔

ذرا سوچیں! اگر یہ سارے کام ہمیں خود کرنے پڑتے تو کتنی مشکلات ہوتیں۔ یہ والدین کے دل میں ہماری محبّت کس نے ڈالی؟ والدین کی نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں سے کوئی آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس لئے اس نعمت کا بھی خوب خوب شکر ادا کریں اور والدین کی خدمت کر کے جنّت کی ابدی ابدی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

## مشقی سوالات

س ۱: مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس چیز کی تاکید کی ہے؟

(۲) اللہ نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم کیوں دیا؟

(۳) اگر اولاد کی محبت والدین کے دل میں نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟

(۴) والدین کی نعمت کا اندازہ اولاد کو کب ہوتا ہے؟

(۵) والدین کی نعمت کے بارے تفصیلی نوٹ لکھیں؟

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں؟

احسان، مصیبت، تعلیم کا زیور، آراستہ، سہنا

س۲: جملے بنائیں۔

والدین، خدمت، احسان، اندازہ، ابدی صحت

س۳: مندرجہ ذیل جملوں میں سے غلط اور درست الگ کریں۔

(۱) والدین کے دل میں اولاد کی محبت نہیں ہوتی۔

(۲) اگر انسان کو خود ہی سب کام کرنے ہوتے تو کتنی مشکل ہوتی۔

(۳) والدین کی نعمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔



## بیوی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے: وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً الخ. ترجمہ: ''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے بیویاں پیدا کیں تاکہ تمہیں ان کے پاس راحت مل سکے اور تم (میاں بیوی) میں محبت اور ہمدردی پیدا کردی اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

انسان زندگی کے امور نمٹاتے نمٹاتے اور مشکلات حل کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور زندگی سے بے زار ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے سکون وراحت کیلئے لاکھوں نعمتیں پیدا کیں ان میں سب سے عظیم نعمت اور حسین نعمت بیوی کا تحفہ ہے۔

کبھی سوچا کہ یہ عظیم تحفہ کس نے پیدا کیا اور کس بناوٹ اور سجاوٹ سے پیدا کیا اور اس میں راحت اور سکون کیلئے کیا کیا خزانے سمو دیے۔ خوب سوچو اگر عورت دنیا میں نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی کتنی پھیکی ہوتی اور اگر پیدا تو ہوتی مگر ان کی پیدائش بہت کم ہوتی کہ سو مرد اور ایک عورت تو کتنے مرد اس نعمت سے محروم رہ جاتے پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے اس عظیم تحفہ کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ ایک اور احسان کیا کہ ''وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً'' میاں بیوی کے دلوں میں محبّت اور رحمت ڈال دی۔

حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ فرماتے تھے جوانی میں محبّت کا غلبہ ہوتا ہے اور بڑھاپے میں رحمت غالب آجاتی ہے،

یعنی جوانی میں میاں بیوی کے درمیان محبت کی زیادتی ہوتی ہے اور اس سے زندگی کی گاڑی آسانی سے چلتی ہے اور بڑھاپے میں محبت کا جوش کم ہو جاتا ہے مگر میاں بیوی ایک دوسرے پر رحم کھانے لگتے ہیں شوہر کہتا ہے اس بے چاری نے ساری زندگی میری خدمت پر صرف کر دی اس لئے رحم کھاتا ہے یہی حال بیوی کا بھی ہوتا ہے اب غور کریں میاں بیوی میں یہ محبت کس نے ڈالی مرد کی فطرت میں عورت کی خواہش اور عورت کی فطرت میں مرد کی خواہش کس نے پیدا کی؟

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ آپس میں محبت نہ ڈالتے بلکہ سختی ڈالتے تو کیا زندگی میں سکون ملتا؟ پس اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس عظیم احسان پر غور کرو کہ ہم ابھی چھوٹے ہوتے ہیں ہمیں علم بھی نہیں ہوتا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے لئے یہ عظیم تحفہ کسی گھر میں پیدا کر دیتے ہیں، پھر اس کے والدین اس کو پالتے ہیں اس کو تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں اور جب جوان ہو جاتی ہے تو رشتہ تلاش کرتے ہیں اور رشتہ ملنے پر اپنی چیز جس کو برسوں محنتوں سے پالا ہوتا ہے اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہوتا ہے کس خوشی کے ساتھ داماد کے ہاتھ پوری زندگی کیلئے پکڑا دیتے ہیں اور دامادوں کی ناز برداریاں الگ کرتے ہیں۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

(ا) حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(۲) وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے کیا فرمایا ہے تفصیل سے تحریر کریں؟

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

راحت، غور فکر، سکون، محروم، غلبہ، فطرت

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

سجاوٹ، تحفہ، زندگی پھیکی ہونا، ناز برداریاں

س۴: مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر بنائیں۔

مرد، بیوی، ماں، بہن، چچا، دادا

س۵: خالی جگہ پر کریں۔

(ا) اس نے تمھارے واسطے بیویاں پیدا کیں تا کہ ان کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مل سکے۔

(۲) اللہ نے انسان کے لیے لاکھوں نعمتیں پیدا کیں جن میں سے ایک تحفہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(۳) اور احسان کیا کہ میاں بیوی کے دلوں میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈال دی۔

(۴) بڑھاپے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا غلبہ ہوتا ہے۔



## نیک بیوی کائنات کی عظیم نعمت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْیَا کُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ. ترجمہ: ''دنیا کی ساری چیزوں کا فائدہ وقتی ہے اور وقتی فائدہ کی چیزوں میں بہترین چیز نیک صالحہ بیوی ہے۔''

بیوی کا نیک صالحہ ہونا بہت بڑی نعمت ہے، بیوی نیک ہو تو گھر کی زندگی جنّت بن جاتی ہے اور نیک بیوی دین کے کاموں میں شوہر کی معاون ثابت ہوتی ہے وہ خود بھی اعمال صالحہ کرتی ہے اور شوہر اور بچوں کو بھی اس پر آمادہ کرتی ہے اس لئے جب عورت کا انتخاب کریں تو نیک صالحہ بیوی کا انتخاب کریں۔

### مشقی سوالات

س۱: سوالوں کے جوابات۔

(۱) نیک بیوی کے بارے میں حدیث شریف میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

(۲) حدیث مبارکہ میں نیک بیوی کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

وقتی فائدہ ،صالحہ، آمادہ، معاون، انتخاب

س۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

اعمال صالح، نیک، انتخاب، ثابت

## شوہر کی نعمت

جس طرح مرد کیلئے بیوی نعمت ہے اسی طرح عورت کیلئے شوہر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت اور تحفہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کیلئے شوہر میں سکون وراحت کے اسباب پیدا کردیے، وہ صبح شام گرمی سردی میں روزی کمانے کیلئے مجاہدے

کرتا ہے افسروں اور مالکوں کی کڑوی کسیلی سنتا ہے، ذرا سوچیں تو مرد کس طرح عورتوں کے ناز ونخرے برداشت کرتے ہیں۔

عورتیں اگر اپنی چیزوں پرغور کریں تو معلوم ہوگا کہ مردوں سے کہیں زیادہ قیمتی اور طرح طرح کے سامان کپڑے زیورات اور جوتے وغیرہ عورتوں کے پاس موجود ہوں گے آخر ایسا کیوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت بھر کر اس کو بیوی کے ناز ونخرے برداشت کرنے پر لگا دیا۔ وہ صبح سے شام تک دکانوں، کارخانوں اور کھیتوں وغیرہ میں محنت مزدوری کرنے سے کمانے والی رقم کس طرح عورتوں پر خرچ کرڈالتا ہے مردوں کے دل میں عورت کی شدید محبّت ڈال کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت پر کس قدر احسان کیا اس پر عورتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔

**فائدہ:** میاں بیوی جب ایک دوسرے سے سکون اور راحت حاصل کریں تو اس وقت سوچا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں میاں بیوی کے درمیان یہ سکون اور راحت کا سامان رکھ دیا ہے تو جنت میں کیا سکون وراحت کی صورتیں ہوں گی اور کیا ہم جنت کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں یا صرف دنیا کی وقتی راحتوں کے پیچھے لگ کر جنّت کی ابدی ابدی راحت کا مزہ گنوا رہے ہیں۔

لطف دنیا کے ہیں کچھ دن کیلئے
کھو نہ جنّت کے مزے ان کیلئے
یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیے تنکے لئے

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) شوہر عورت کے لئے کیسے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور تحفہ ہے؟

(۲) اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتوں کے پاس مردوں سے کئی گنا زیادہ قیمتی سامان ہوتا ہے؟

(۳) میاں بیوی کے تعلق کا دنیا اور آخرت کے اعتبار سے کیا فائدہ ہے؟

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

اسباب، راحت، روزی، مجاہدہ ، برداشت، کڑوی کسیلی

س۳: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

کارخانوں، کھیتوں، دکانوں، عورت، زیور، راحت

س۴: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

دنیا، ابدی، صورت، شکر، گرمی، صبح، امانت، جنت

س: مندرجہ ذیل جملوں میں سے درست اور غلط الگ کریں۔

(۱) شوہر صبح شام گرمی سردی میں روزی کمانے کے مجاہدے کرتا ہے۔

(۲) عورت کے پاس مردوں سے کئی زیادہ قیمتی سامان کپڑے جوتے وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

(۳) شوہر کے دل میں بیوی کی محبت ڈال کر عورت پر کس قدر اللہ نے احسان کیا ہے۔



## نعمتوں سے دگنی راحت ولذت کا طریقہ

**پیارے بچو!** اللہ والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام نعمتوں سے دوگنی راحت اور لذت حاصل کرتے ہیں، وہ اس طرح کہ جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی کسی نعمت وراحت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تو یہ سوچ کر حاصل کرتے ہیں کہ یہ تحفہ میرے محبوب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے میرے لئے ہے، جب یہ سوچ کر لذت وراحت حاصل کریں گے تو دوگنی لذت محسوس کریں گے۔ مثال سے یوں سمجھئے کہ ایک آدمی رس گلے کھاتا ہے تو رس گلوں میں ایک تو اپنی لذت ہوتی ہے لیکن اگر اس کو کوئی

کہے کہ یہ تمہاری محبوبہ نے بھیجے ہیں تو اس کو دوگنی لذت اور راحت محسوس ہوگی، جب محبّت مجازی سے لذت دوگنی ہو جاتی ہے تو محبت حقیقی سے لذت کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟ اس لئے جب کسی نعمت سے لذت، راحت اور سکون حاصل کریں تو سوچیں کہ یہ میرے رب کی طرف سے تحفہ ہے۔

**سوال:** آجکل میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے وبائی صورت اختیار کر چکے ہیں اور گھر کے گھر جہنم بن چکے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** تھوڑی بہت نوک جھونک تو زندگی کا حصہ ہے، بھوک نہ لگے تو کھانے کی لذت محسوس کیسے ہو، اگر امراض نہ ہوں تو صحت کی قدر کیسے معلوم ہو، اس لئے میاں بیوی کا کبھی کبھی (حدود میں رہ کر) ناراض ہو جانا فطری اور طبعی طور پر انسان کیلئے فائدہ مند ہے، چند دن کی ناراضگی کے بعد دوستی کی حلاوت زیادہ محسوس ہوگی اور دوستی پکی ہو جائے گی اس لئے اس میں پریشان نہ ہونا چاہئے۔

حضور ﷺ نے ایک دن ہماری پیاری اماں جان حضرت عائشہؓ سے یوں فرمایا: اے عائشہؓ! جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تب بھی مجھے معلوم ہو جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تب بھی معلوم ہو جاتا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آقا آپ کو کیسے معلوم ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو باتوں میں یوں کہتی ہو رب محمد (ﷺ) کی قسم یہ بات اس طرح ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو رب ابراہیم علیہ السلام کی قسم یہ بات یوں ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا جی یارسول اللہ ﷺ لیکن میں صرف آپ کے نام کو چھوڑ دیتی ہوں (نہ کہ آپ کی محبت کو)۔

غرض میاں یا بیوی ایک دوسرے سے روٹھ جائیں تو پریشان نہ ہوں چند دن صبر کریں اور صلاۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگیں (انشاء اللہ) حالات ٹھیک ہو جائیں گے اور خدانخواستہ حالات ٹھیک نہ ہوں تو خدارا تین طلاقیں دے کر اپنے کو اور اپنی اولاد کو تباہ نہ کریں بلکہ کسی اچھے عالم اور مفتی سے رجوع کریں۔

ہاں اگر یہ ناراضگی اور جھگڑے حد سے بڑھتے رہیں تو یہ نقصان دہ ہیں اور ان کا سب سے بڑا سبب ٹیلیویژن، وی سی آر، ڈش دیکھنا اور فحش لٹریچر کا پڑھنا، اور دینی علوم سے ناواقف ہونا ہے۔ جب میاں بیوی بنے سنورے عورتوں اور مردوں کو دیکھیں گے تو ان کی فکر اور سوچ انہیں کی طرف رہے گی، سیدھی بات ہے کہ انسان کو کسی چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ چیز نہ ملے، ایک دن روٹی نہ ملے تو پھر روکھی سوکھی روٹی بھی اچھی لگتی ہے، سخت پیاس لگی ہو تو پانی کی قدر معلوم ہوتی ہے، اسی طرح اگر میاں بیوی حرام چیزوں سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں گے تو میاں بیوی کو ایک دوسرے کی قدر آئے گی،

اس لئے گھر کی زندگی پرسکون کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں اپنے آپ کو حرام لذتوں سے بچائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ حلال لذت میں اضافہ فرمادیں گے۔

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) اللہ والے اللہ کی تمام نعمتوں سے دگنی راحت اور لذت کیسے حاصل کرتے ہیں؟

(۲) میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے وبائی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ گھر کے گھر جہنم بن چکے ہیں ان کی کیا وجہ ہے تفصیلا بیان کریں۔

(۳) ناراضگی اور جھگڑے حد سے زیادہ بڑھ جانے کے اسباب کیا ہیں؟

س۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

ٹھکانہ، وبائی، صورت، نوک جھونک، فطری، طبعی، قدر و قیمت



## اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًاوَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُورَ۔ اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ. (سورہ شوری پارہ ۲۵) اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے زمین میں اور آسمان میں جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولا د رکھتا ہے وہ بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔''

یہ چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے بچے ہنستے کھیلتے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں، ان کی پیاری پیاری توتلی باتوں سے دل کتنا خوش ہوتا ہے، ان کی فطری معصومانہ ادائیں اداس دلوں کو کس طرح فرحت بخشتی ہیں اور بیٹا بڑا ہو جاتا ہے تو والدین کی کیسی کیسی خدمتیں کرتا ہے اور بیٹیاں والدین کیلئے کتنی رحمت بنتی ہیں اور ان کی کیسی کیسی خدمتیں انجام دیتی ہیں، اگر بچوں میں کہیں بگاڑ بھی آتا ہے تو اس کا سبب اچھی تربیت کا فقدان ہوتا ہے، کبھی سوچا کہ یہ عظیم نعمت اور تحفہ کس محسن کا عطا کردہ ہے اور اس کی اس نعمت پر ہم کتنا شکر ادا کر رہے ہیں؟

بچوں کی خلقت پر غور کریں کہ کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو خوب صورت چہرہ، نرم و نازک انگلیاں، نرم و

ملائم بال عطا کئے ،غرض یہ کہ ہر چیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس خوبصورت اور پیارے انداز میں پیدا فرمایا: **فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ لۡخَالِقِیۡن .**

پھر سوچیں اگر بچہ یا بچی پیدائشی طور پر ذہنی معذور ہوتا، نابینا ہوتا یا اسی طرح اور اعضاء نہ ہوتے کتنی مشکل ہوتی ، پس ہر ہر نعمت پر خوب غور کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر اس طرح ادا کریں کہ بچوں کو اسلامی تربیت دیں ان کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور ﷺ کی محبت اور عظمت پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، بچے سے سوال کریں کہ تمہیں کس نے پیدا کیا؟ تمہاری آنکھیں کس نے بنائیں؟ اور تمہارے ابو امی اور بہن بھائیوں کو کس نے پیدا کیا؟ مختلف چیزوں (مثلاً زمین، آسمان، پھل، پھول، سبزیوں ) کے متعلق پوچھیں، کھانے کے دسترخوان پر پوچھیں کہ بیٹا یہ مختلف چیزیں جو ہم کھا رہے ہیں، کس نے بنائی ہیں اس طرح ایک تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا یقین دل میں پیدا ہوگا اور دوسرا اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت میں اضافہ ہوگا۔

**فائدہ:** اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں پر عظیم احسان فرمائے ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں اپنی قدرت اور عظمت سے معصوم بچوں کی تخلیق فرماتے ہیں اور انسان کی ضرورت کی ساری چیزیں خوبصورتی کے ساتھ انسان کے اندر سمو دیتے ہیں کہ ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور حسن بھی دوبالا ہوتا ہے۔آنکھیں ضرورت کو بھی پوری کرتی ہیں اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کرتی ہیں۔ کان ایک ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور چہرے کے حسن میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ ناک ایک ضرورت کو پورا کرتی ہے اور حسن میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ ہونٹ ایک ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور حسن میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ گال ایک ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور حسن میں بھی خوب خوب اضافہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی انگلیاں ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور انسان کے حسن میں بھی اضافہ کرتی ہیں۔غرض یہ کہ سر سے لے کر پاؤں تک انسان کی تمام ضروریات کو جسم کی تخلیق میں پورا کیا گیا اور حسن کو بھی قائم رکھا۔انسان کا ایک ایک عضو اللہ کی قدرت، کبریائی، کاری گری کا عظیم شاہکار ہے۔

**فائدہ:** سارا جہاں مل جائے ،سارے جہاں کے ڈاکٹر مل جائیں ،سارے جہاں کے سائنسداں مل جائیں، وہ ایک آنکھ روشنیوں میں نہیں بنا سکتے ، اللہ رب العزت اکیلے یومیہ ملینوں کھرب آنکھیں اندھیروں میں تیار کر کے انسانوں ، جانوروں، درندوں ، پرندوں ، کیڑے مکوڑوں کو عطا فرما رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک زبان روشنیوں میں تیار نہیں کر سکتا، اللہ رب العزت اکیلے ملینوں کھرب زبانیں ،قسما قسم کی زبانیں ،مختلف سائزوں اور مختلف قسم کے ذائقوں کو اخذ کرنے والی زبانیں اندھیروں میں تیار کر کے ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک دل روشنیوں میں نہیں بنا سکتا اللہ رب العزت اکیلے بغیر کوئی کمپنی بنائے ،بغیر کسی کے تعاون کے اندھیروں کے اندر ملینوں کھرب مختلف سائز کے دل یومیہ بنا

رہا ہے اور خوبصورتی کے ساتھ تمام مخلوقات کے دل اپنے اپنے مقام پرفٹ کر رہا ہے۔ سارا جہاں مل جائے ایک ایسی مشین بھی ایجاد نہیں کرسکتا جو مختلف چیزوں کی خوشبوئیں سونگھ سکے اللہ رب العزت اکیلے یومیہ ملینوں کھرب خوشبو سونگنے والی مشینیں مختلف چھوٹے بڑے سائزوں میں ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں۔

سارا جہاں مل جائے ایک معدہ نہیں بنا سکتا اللہ رب العزت اکیلے ملینوں کھرب لاکھوں قسم کے مختلف چیزوں کو ہضم کرنے والے معدے بنا کر ساری مخلوق کے معدوں کے مقام پرفٹ کر رہے ہیں۔ سارا جہاں مل جائے ایک گردہ تیار نہیں کرسکتا اللہ رب العزت ملینوں کھرب لاکھوں قسم کے مختلف سائزوں والے گردے ساری مخلوق کو عطا فرما رہے ہیں، بلکہ اپنے مقام پرفٹ کر کے دے رہے ہیں۔ اس لئے کہ چیز کا ہونا ایک نعمت ہے اور اس کا اپنے مقام پرفٹ ہونا دوسری نعمت ہے۔ دنیا میں جب انسان کا کوئی عضو خراب ہو جائے تو اس میں راڈ یا پلیٹیں وغیرہ ڈالی جاتی ہیں۔ پلیٹوں اور راڈوں کے حصول میں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں اور پھر ان کی فٹنگ میں یعنی آپریشن میں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

قربان جاؤں اپنے عظیم رب پر جو ساری مخلوق کو یومیہ ملینوں کھرب قسما قسم کی آنکھیں، زبان، کان، ناک، دل، گردے، معدہ، آنتیں، الغرض کہ ہر ہر چیز ساری مخلوق کو عطا بھی کرتا ہے اور اپنے اپنے مقام پر خوبصورتی کے ساتھ فٹ کر کے عطا کرتا ہے۔ تو دوستو، ماؤ، بہنو! اللہ رب العزت نے احسان فرمایا کہ ہمیں دنیا کے اندر نامکمل نہیں بھیجا کہ یہاں آ کر مختلف چیزوں کو آپریشن کے ذریعے فٹ کروایا جاتا، بلکہ ضرورت کی ساری چیزیں اس عظیم ذات نے اپنی جانب سے ہدیہ اور گفٹ کیں اور ساتھ ساتھ ان کو اپنے اپنے مقام پر انتہائی خوبصورتی کے ساتھ فٹ کر دیا۔ جب انسان ہر اعتبار سے مکمل ہو گیا اور اس کے جسم میں کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تو اس کو دنیا کے اندر روانہ کر دیا۔

## مشقی سوالات

س ا: مختصر جوابات۔

(۱) اولاد کی نعمت کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں کیا ارشاد فرمایا؟

(۲) اللہ نے اولاد کو والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے بنایا؟

(۳) والدین کو بچوں کی خلقت پر کیسے غور کرنا چاہیئے؟

(۴) والدین انسان کی تخلیق میں اللہ رب العزت نے انسان پر کیسے کیسے احسان کیے؟

س۳: الفاظ کے معنی لکھیں۔

فرحت، معصومانہ ادائیں، فقدان، بگاڑ، محسن، نازک

س۴: مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

معصومانہ ادائیں، شاہکار، نازک، کاری گری، سمودینا

س۵: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

بیٹا، بیٹی، خدمت، انگلی، انسان، جانور، پرندوں، درندوں

س۶: کالم ملائیں۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| اللہ تعالیٰ ہی | اور حسن میں بھی اضافہ ہوتا ہے |
| سارے جہاں کے ڈاکٹر مل جائیں | کہ دنیا میں ہمیں |
| آنکھ کی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہے | تو اسے دنیا میں روانہ کر دیا |
| جب انسان کی تمام ضروریات مکمل ہو گئیں | ایک آنکھ میں روشنی نہیں ڈال سکتے |
| اللہ رب العزت کا احسان ہے | کی بادشاہت ہے |

س۷: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) بچوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادائیں اداس کو کس طرح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بخشتی ہیں۔

(۲) بچوں میں بگاڑ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا فقدان ہے۔

(۳) اللہ نے ماں کے پیٹ میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اپنی قدرت اور عظمت سے معصوم بچوں کی تخلیق فرمائی۔

(۴) انسان کی ضرورت کی ساری چیزیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ساتھ انسان کے اندر سمو دیں۔

## خاندان کی نعمت

**پیارے بچو!** اللہ رب العزت نے انسان پر عظیم احسان فرمایا کہ اس کو کامل اور مکمل کر کے ہر چیز کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ انسان میں سمو کر، انسان کو دنیا میں روانہ کیا۔ اور یہ عظیم احسان فرمایا کہ انسان کی شدید محبت، والدین، دادا دادی، نانا

نانی، سارے خاندان کے دلوں میں ڈال دی تا کہ یہ انسان جب دنیا میں پہنچے تو سینکڑوں استقبال کرنے والے، ویلکم کرنے والے، پیار ومحبت سے اس کی خدمت کرنے والے، اس کی ایک ایک چاہت کو پورا کرنے والے موجود ہوں۔ اس محبت کی عظیم نعمت کی وجہ سے انسان دنیا میں آیا نہیں ہوتا کہ اس کا شدید انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی آمد کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اس کی ساری چیزوں کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر جب یہ انسان دنیا میں آتا ہے تو انتہائی نحیف وکمزور ہوتا ہے۔ اپنا کوئی کام بھی نہیں کرسکتا، لیکن اللہ رب العزت اس پر عظیم احسان فرماتے ہیں کہ اپنی محبت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ سارے خاندان کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

سارا خاندان اس شدید محبت سے مجبور ہو کر معصوم بچے کا استقبال کرتا ہے اور اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتا ہے۔ بیمار ہو جائے تو راتوں کو جاگتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کر دے تو اس کو محبت سے صاف کرتا ہے۔ نئے کپڑے پہناتا ہے اور اس کو سینے سے لگا لیتا ہے۔ جب تھوڑا بڑا ہوتا ہے، ابھی بول نہیں پاتا، ہاتھوں سے اشارے شروع کرتا ہے، تو سارے خاندان سے اشاروں کے ذریعے معصوم بچہ اپنی باتیں منواتا ہے۔ سارا خاندان پیار ومحبت سے اس کی باتیں مانتا ہے۔ جب تھوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو توتلی زبان کی نعمت عطا فرماتے ہیں۔ بچہ صحیح زبان بولتا تو خاندان کے لئے اتنی کشش نہ ہوتی جو توتلی زبان کے اندر ہے۔ اپنی توتلی زبان میں مختلف قسم کی ٹوٹی پھوٹی باتیں کرتا ہے اور سارے خاندان کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ سارا خاندان اس کی باتوں سے محظوظ ہوتا ہے۔

## مشقی سوالات

س۱: سوالات کے جوابات۔

(۱) خاندان کے ذریعے اللہ رب العزت نے انسان کی کیسے ضرورت پوری کی؟

(۲) خاندان کی نعمت کے بارے میں تفصیلا تحریر کریں؟

س۲: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) سارا خاندان اس کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے مجبور ہو کر معصوم بچے کا استقبال کرتا ہے۔

(۲) جب انسان دنیا میں آتا ہے تو وہ انتہائی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتا ہے۔

(۳) بچہ تھوڑا سا اور بڑا ہوتا ہے تو اللہ اس کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی نعمت عطاء فرماتے ہیں۔

(۴) اگرچہ صحیح زبان بولتا تو خاندان کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ ہوتی جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زبان میں ہے۔

(۵) سارا خاندان اس کی باتوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

## دادا، دادی، نانا اور نانی کی نعمت

اللہ رب العزت انسان کو جیسے والدین کی عظیم نعمت عطا فرماتے ہیں اور ان کے دل میں بچے کی شدید محبت ڈال کر بچے کی ساری ضرورتوں کو پورا کرواتے ہیں۔ ایسے ہی دادا دادی، نانا نانی کے دل میں بچے کی شدید محبت ڈالتے ہیں۔ یہ سارے بچے کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔ والدین ابھی جوان ہوتے ہیں ان پر کاموں کا بوجھ زیادہ پڑ چکا ہوتا ہے، جبکہ دادا دادی، نانا نانی پر بوجھ کم ہو چکا ہوتا ہے اس لئے ان کے پاس فراغت زیادہ ہوتی ہے، تو یہ بچوں کو والدین سے زیادہ اکثر اوقات توجہ دیتے ہیں۔ ان کو بہلاتے ہیں، کہانیاں سناتے ہیں، چیزیں لے کر دیتے ہیں، سیر کرواتے ہیں۔ الغرض یہ کہ بچے کی ساری چاہتوں کو پورا کرتے ہیں اور خوب خدمت کرتے ہیں۔ دادا دادی، نانا نانی انسان کے لئے عظیم نعمت ہیں، جو جب تک زندہ رہتے ہیں اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی خوب خدمت کرتے رہتے ہیں۔

### مشقی سوالات

س ا: سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(ا) دادا دادی، نانا، نانی کی نعمت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(۲) والدین کی بنسبت دادا، دادی، نانا، نانی، بچوں کو زیادہ توجہ کیسے دیتے ہیں؟

س۲: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

پوتا، زندہ، نواسہ، اکثر، فراغت ، جوان

س۳: جملے بنائیں۔

سیر وتفریح، اکثر اوقات، بوجھ، ضرورت ، عظیم نعمت

## چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھیوں کی نعمت

اسی طرح اللہ رب العزت انسانوں پر ایک عظیم احسان فرماتے ہیں کہ چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھی کی نعمت عطا

فرماتے ہیں اوران کے دلوں میں انسان کی محبت ڈال دیتے ہیں اورانسان کی خدمت پر ان کو لگا دیتے ہیں۔بعض اوقات اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں چلے جائیں تو یہ رشتہ دار پیار ومحبت کے ساتھ۔ بچے کی کفالت سنبھال لیتے ہیں اور مرحوم اور مرحومہ کی نشانی سمجھ کر بچے کی خوب خدمت کرتے ہیں۔تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں۔غرض یہ کہ زندگی بھراس کی خدمت کرتے ہیں۔

## مشقی سوالات

س۱:سوالات وجوابات۔

(۱) چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھیوں کی نعمت انسان کو کیا فائدہ دیتی ہے؟

س۲:مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

کفالت،مرحوم،آراستہ،فراغت،نشانی

س۳: جملے بنائیں۔

رشتہ دار،کفالت،مرحوم،زندگی



## سسرال کی نعمت

اللہ رب العزت نکاح سے سسرال کی عظیم نعمت عطا فرماتے ہیں۔جس کے ذریعے انسان کی بہت ساری ضروریات کو پورا کرواتے ہیں اور سسرال انسان کی خوب خدمت کرتا ہے۔نکاح کے بعد میاں بیوی کے رشتہ دار ایسے سمجھتے ہیں جیسے ہم ایک خاندان کے لوگ ہیں۔سسرال والے خوب خوب انسان کی خدمت کرتے ہیں۔کوئی مشکل پیش آئے تو تعاون کرتے ہیں۔

## مشقی سوالات

س۱:مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(۱) سسرال کی نعمت کے بارے میں ایک نوٹ لکھیں؟

س۲:مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

نکاح،خاندان،تعاون،رشتہ دار،مشکل پیش آنا

## دوستوں اور سہیلیوں کی نعمت

اللہ تبارک وتعالی کی نعمتوں میں دوستوں اور سہیلیوں کی نعمت بھی ہے ۔ دوست اور سہیلیاں انسان سے بہت محبت کرتے ہیں اور انسان کو قدم قدم پر آنے والی مشکلات میں اکثر اوقات اس کا تعاون کرتے ہیں ۔ انسان جب غم زدہ ہوتا ہے تو آکر اس کو تسلی دیتے ہیں اور اس کا دل بہلاتے ہیں ۔ تو دوستوں اور سہیلیوں سے انسان کو بہت ساری فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ۔ الغرض دوست مردوں کے لئے اور سہیلیاں عورتوں کے لئے اللہ کی عظیم نعمت ہیں ۔

قَا لَ اللّٰهُ تبَارَکَ وَتَعَالیٰ: لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْد.

## مشقی سوالات

س ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں ۔

(ا) دوستوں اور سہیلیوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

س ۲: جملے بنائیں ۔

غم زدہ، تسلی، دل، بہلانا، فرحتیں، قدم بہ قدم



محمد نیاز

۱٤ جمادی الاولی ۱٤٤٠ھ